نصاب سلسلۂ تعلیم جامعۂ عثمانیہ

مرقات

مؤلفہ

علامۂ زماں فہامۂ دوراں مولوی فضل امام صاحب خیرآبادی رحمہ اللہ تعالے

جسکو

حسب الحکم جامعۂ عثمانیہ مولوی ابوالفتح سید حیدر حسینی صاحب قادری اورنگ آبادی نے

میٹریکیولیشن کے لئے ترجمہ کیا

سنہ ۱۳۳۹ ہجری م سنہ ۱۳۳۰ ف م سنہ ۱۹۲۱ ع

مطبوعۂ دار الطبع سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین مرقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرقات

تمام تعریف اس ذات جمیل الصفات کے لئے ہی سزاوار ہے جس نے بے کسی نمونے کے آسمانوں اور زمینوں کو وجود میں لایا اور درود و سلام اُس خیرانام پر جنہوں نے پیدائش آدم سے پہلے مرتبہ نبوت کا پایا آپ کے آلِ اطہار و صحابہ اخیار پر بھی جن کی بدولت دین متین نے اپنا قدم جمایا بعد حمد و نعت ۔ علمِ منطق کی یہ چند فصول ہیں جو از روئے حفظ ذہنوں کے لئے اصل اصول ہیں ان کی ابتدا و انتہا میں اسی کی ذات پر توکل ہے جو معین و مددگار ہر جزء و کل ہے ۔

مقدمہ

علم کا اطلاق پانچ معانی پر

علم کا پانچ معانی پر اطلاق کیا جاتا ہے ۔
(۱) کسی چیز کی صورت کا ذہن میں آنا (۲) کسی چیز کی صورت جو عقل میں آگئی ہو (۳) کسی چیز کا مُدرک کے نزدیک حاضر رہنا (۴) نفس کا اس صورت کو قبول کرنا (۵) عالم و معلوم کی درمیانی اضافت ۔

پہلا باب

تقسیم علم ۔ تعریف تصور و تصدیق میں

(تقسیم علم) علم دو قسموں پر منقسم ہے (ایک کا نام تصور ہے دوسرے کا نام تصدیق)
(تعریف تصور) جو ادراک کہ حکم سے خالی ہو تصور کہلاتا ہے ۔
(حکم) یعنے ایک شئے کی نسبت دوسری شئے کی طرف ایجاباً ہو یا سلباً ایقاعاً ہو یا انتزاعاً ۔
فائدہ کبھی حکم کے معنی وقوع نسبت یا لا وقوع نسبت آجاتے ہیں ۔
(تمثیل تصور) مثلاً تمہارا صرف (زید) کو ادراک کرنا یا صرف (قائم) کو ادراک کرنا تصور ہے ۔
بغیر اس کے کہ تم نے قیام کو زید کے لئے ثابت کر کے (زید قائم ہے) کہا ہو یا قیام کا زید

سے سلب کر کے (زید قائم نہیں ہے) کہا ہو۔
(تعریف تصدیق بمذہب حکما ء وامام رازی)
(۱) بمذہب حکماء۔ جو حکم کہ تصورات ثلثہ کے مقارن ہو تصدیق کہلاتا ہے یعنی تصورات ثلثہ شرط وجود تصدیق ہوں نہ جزء تصدیق پس کسی تصدیق کا بغیر تصور کے وجود نہ ہوگا۔
(تصورات ثلثہ) مثلاً (زید قائم ہے) اس مثال میں (۱) تصور زید (۲) تصور قائم (۳) تصور (ہے) یہ تین تصور تصورات ثلثہ کہلاتے ہیں۔
(۲) بمذہب امام رازی۔ حکم اور تصورات ثلثہ کے مجموعے کا نام تصدیق ہے۔
(تمثیل تصدیق) جبکہ تم یقین کے ساتھ مثلاً (زید قائم ہے) کہوگے تو تمکو یہ تین علم حاصل ہوں گے۔
(۱) علم زید (۲) علم معنی قائم (۳) علم معنی رابطی یعنے لفظ (ہے) انھیں تین علوم اور حکم یعنی ان کی باہمی نسبت کا نام تصدیق ہے۔
(معنی رابطی) معنی رابطی کو زبان فارسی میں ایجاب کے لئے (ہست) سے اور سلب کیلئے (نیست) سے اور زبان ہندی میں (ہے۔ نہیں ہے) سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔
فائدہ اسی معنی رابطی کو کبھی حکم اور کبھی نسبت حکمیہ کہا کرتے ہیں۔
الغرض تصدیق حکماء و تصدیق رازی کے درمیان یہی فرق ہے کہ حکما کے نزدیک محض معنی رابطی کے علم و ادراک کا نام تصدیق ہے جسکو تصورات ثلثہ مقارن ہوجاتے ہیں اور امام رازی کے نزدیک مجموعۂ حکم اور تصورات ثلثہ کا نام تصدیق ہے جس میں تصورات ثلثہ داخل ہوتے ہیں۔

فصل اول تقسیم تصور و تصدیق میں

(تقسیم تصور) تصور کی دو قسمیں ہیں (بدیہی۔ نظری)
(۱) تصور بدیہی جو بغیر نظر و کسب یعنے بغیر غور و فکر کے حاصل ہو جیسے ہمارا تصور متعلق گرمی و سردی کے یہی کو ضروری بھی کہا کرتے ہیں
(۲) تصور نظری جو غور و فکر کے بعد حاصل ہو جیسے ہمارا تصور متعلق جن و ملائکہ۔ کہ ان کے تصور میں ہمکو غور و فکر کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ نظری کو کسبی بھی کہا کرتے ہیں۔
(تقسیم تصدیق) تصدیق کی بھی دو قسمیں ہیں (بدیہی نظری)
(۱) تصدیق بدیہی جو بغیر غور و فکر کے حاصل ہو جیسے ان قضایا کی تصدیق (کل جزو سے بڑا ہوتا ہے دو چار کے آدھے ہوتے ہیں)۔

(۲) تصدیق نظری جو غور و فکر کے بعد حاصل ہو جیسے ان قضایا کی تصدیق (عالم نو پیدا ہے صانع عالم موجود ہے وغیرہ)

فائدہ جبکہ تم نے نظریات کو (خواہ تصوری ہوں یا تصدیقی) جان لیا کہ ان میں نظر و فکر کی ضرورت ہوا کرتی ہے تو یہ بھی جان لو کہ نظر کے کیا معنی ہیں۔

(تعریف نظر) سمجھی ہوئی باتوں کے اس طرح ترتیب وار جوڑنے کو جس سے مجہول بات سمجھ میں آجاوے اصطلاح منطقیئں میں نظر کہا کرتے ہیں۔

(مثلاً) تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ (عالم متغیر ہوا کرتا ہے۔ اور ہر متغیر شئے نو پیدا ہوا کرتی ہے) پس ان دونوں سمجھی ہوئی باتوں کو اس طرح جوڑنا (عالم متغیر ہے اور ہر متغیر نو پیدا ہے) کہ جس سے یہ ایک مجہول بات یعنے (عالم نو پیدا ہے) معلوم ہو گئی نظر ہے۔

فصل دوم۔ نظر میں غلطی واقع ہو سکنے اور بذریعۂ منطق نظر صحیح غلط کا فرق ظاہر ہونے کے بیان میں تعریف منطق میں (نظر میں غلطی واقع ہو سکنا اور تعریف منطق) اس بات کو ہرگز باور نہ کرو (کہ ہر ترتیب صائب ہوا کرتی ہے۔ یا ہر ترتیب سے علم صحیح حاصل ہوا کرتا ہے) کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کبھی ارباب نظر کا کسی امر میں اختلاف ہی نہ ہوتا۔ حالانکہ تم دیکھتے ہو کہ بعض نے (عالم کو نو پیدا کہا ہے) اسلئے کہ (عالم متغیر ہے اور ہر متغیر نو پیدا ہوا کرتا ہے پس عالم نو پیدا ہے) اور بعض نے زعم کیا ہے کہ (عالم قدیم ہے) یعنے اس کے پہلے اس کا عدم نہ تھا۔ اس لئے کہ (عالم کو کسی موثر کی حاجت نہیں اور جس کی یہ شان ہو وہ قدیم ہے) یہ اختلاف دیکھنے کے بعد یقیناً تم کہدو گے کہ کسی ایک کا قول صحیح اور حق ہے دوسرے کا قول فاسد و غلط جب بڑے بڑے عقلا کی فکر غلط ٹھہری تو معلوم ہوا کہ انسان کی فطرۃ خطا کو صواب سے قشر کو لباب سے تمیز کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے ہمکو ایسے قانون کی ضرورت پڑی جو نکری خطا سے ہمکو بچاوے اور معلومات کے ذریعے سے مجہولات کے اکتساب کا طریقہ بتاوے اسی قانون کا نام (منطق و میزان) ہے

(وجہ تسمیہ قانون مذکور بمنطق و میزان) اس قانون کا نام منطق اسلئے رکھا گیا کہ اس کا اثر نطق ظاہری یعنے (تکلم) میں بھی ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ اس قانون کے عارف کو جو قوت کلامی حاصل ہوتی ہے وہ غیر عارف کو نہیں ہوتی۔ اور نطق باطنی یعنے (ادراک) میں بھی اس کا اثر ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ عارف قانون مذکور یعنے (منطقی) کو جو حقائق اشیا کی معرفت اور اشیا کے (اجناس۔ فصول۔ انواع۔ لوازم خواص) کا علم ہوا کرتا ہے وہ غیر عارف کو نہیں ہوا کرتا میزان اس لئے نام رکھا گیا کہ یہ قانون عقل

کے لئے بمنزلہ ترازو ہے جس سے عقل افکار صحیحہ و فاسدہ کا موازنہ کیا کرتی ہے اور چونکہ یہ قانون عموماً جملہ علوم کا اور خصوصاً علوم حکمیہ کا آلہ ہے تو اسلئے اس کو علم آلی بھی کہا کرتے ہیں ۔

فائدہ کیونکہ اوّلاً اس علم منطق کو ارسطاطالیس حکیم نے بفرمان اسکندر رومی مدون کیا ہے اسلئے معلم اول کے ساتھ ملقب کیا جاتا ہے ۔ ثانیاً فارابی نے اس کو مرتب کیا اسلئے وہ معلم ثانی ہے فارابی کی کتابیں ضائع ہوجانے کے بعد شیخ ابو علی بن سینا نے پھر اس علم کو مفصل بیان کیا ۔

(**تنبیہ**، فصل دوم میں جو منطق کی ضرورت و حاجت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے غالباً تمکو اس تعریف منطق کا بھی پتہ لگ گیا ہوگا (منطق ایسے قوانین کے جاننے کا نام ہے کہ جن کی نگہداشت ذہن کو فکر کی خطا سے بچا لے)۔

فصل سوم بیان موضوع مطلق علم ۔ موضوع علم منطق ۔ غایت منطق میں ۔

(موضوع مطلق علم) ہر علم کا موضوع وہ شئے ہے کہ جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم میں بحث ہوا کرتی ہو مثلاً علم طب کا موضوع (بدن انسان) ہے اور علم نحو کے موضوع (کلمہ و کلام) ہیں ۔

(موضوع علم منطق) پس علم منطق کے موضوع معلومات تصوریہ و تصدیقیہ ہیں اس حیثیت خاص سے کہ وہ مجہول تصوری و تصدیقی تک پہنچا دیں نہ مطلقاً ۔

(غایت منطق) ہر علم و صنعت سے کوئی غرض و غایت ضرور متعلق ہوا کرتی ہے جس کے بغیر اس علم کی طلب بیفائدہ اور کوشش لغو سمجھی جاتی ہے لہذا علم میزان یعنی علم منطق کی غرض اور غایت یہ ہے کہ فکر صائب ہو اور رائے میں خطا ہونے پاوے ۔

(تمہید) اگرچہ منطقی کو محض منطقی ہونے کی حیثیت سے بحث الفاظ کی طرف توجہ نہیں ہوا کرتی اسلئے کہ اس کی غرض جو فکر کا صائب ہونا ہے معانی سے متعلق ہے نہ الفاظ سے مگر چونکہ معانی ۔ دلالت الفاظ کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتے اور نہ معانی کا افادہ و استفادہ بغیر الفاظ کے ہوسکتا ہے اس لئے تقدیم بحث دلالت و الفاظ کے بغیر منطقی کو چارہ نہیں ۔

فصل چہارم ۔ بیان دلالت و اقسام دلالت میں

(تعریف دلالت لغوی و اصطلاحی) لغت میں دلالت کے معنی راہ نمائی ۔ اصطلاح منطق میں کسی چیز کا اس طرح ظہور پانا کہ اس کے علم سے فوراً دوسری چیز کا علم ہوجائے دلالت

کہلاتا ہے۔
(تقسیم دلالت) دلالت کی دو قسمیں ہیں (لفظیہ۔غیرلفظیہ) (۱) لفظیہ ہوگی اگر بذریعہ لفظ دلالت ہو (۲) غیرلفظیہ ہوگی اگر بذریعۂ لفظ دلالت نہ ہو۔
پھران دو میں سے ہرایک کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) لفظیہ وضعیہ جیسے (لفظ زید کی دلالت زید کے مسمٰی پر۔ (۲) لفظیہ طبعیہ جیسے (لفظ اُح اُح کی دلالت سینے کے درد پر) جب کسیکے سینے میں درد پیدا ہوتا ہے تو بمقتضاء طبع بے اختیار یہ الفاظ اُس کے مُنہ سے نکلتے ہیں (۳) لفظیہ عقلیہ جیسے لفظ دیز کی دلالت جو دیوار کے پیچھے سے (سُنائی دے) بولنے والے کے وجود پر۔
(۴) غیرلفظیہ وضعیہ جیسے دوال اربعہ کی دلالت ان کے مفہوم ومدلول پر (۵) غیرلفظیہ طبعیہ جیسے گھوڑے کے ہنہنانے کی دلالت چارے پانی کی طلب پر (۶) غیرلفظیہ عقلیہ جیسے کہیں سے دھواں اُٹھنے کی دلالت وہاں آگ کے روشن ہونے پر۔
(تنبیہ) منجملہ ان چھے دلالتوں کے منطقی صرف دلالت لفظیہ وضعیہ سے بحث کیا کرتے ہیں۔ اسلئے کہ معانی ومطالب کا افادہ اسی دلالت کے ذریعے سے آسان ہوا کرتا ہے بخلاف دوسرے اقسام دلالت کے کہ ان کے ذریعے سے یہ افادہ واستفادہ دشوار ہے۔

فصل پنجم۔ بیان اقسام دلالت لفظیہ وضعیہ میں

(تقسیم دلالت لفظیہ وضعیہ) دلالت لفظیہ وضعیہ کی (جس سے منطقی بحث کیا کرتے ہیں اور محاورات وعلوم میں معتبر ہے) تین قسمیں ہیں (مطابقیہ۔ تضمنیہ۔ التزامیہ)
(الف) مطابقیہ میں لفظ کی دلالت تمام معنی موضوع لہٗ پر ہوا کرتی ہے جیسے لفظ انسان کی دلالت (حیوان وناطق) کے مجموعے پر جو انسان کے معنی موضوع لہٗ ہیں۔
(ب) تضمنیہ میں لفظ کی دلالت جزو معنی موضوع لہٗ پر ہوا کرتی ہے جیسے لفظ انسان کی دلالت صرف (حیوان) پر یا صرف (ناطق) پر جو انسان کے جزو معنی موضوع لہٗ ہیں۔
(ج) التزامیہ میں لفظ کی دلالت نہ تمام معنی موضوع لہٗ پر ہوا کرتی ہے نہ جزو معنی موضوع لہٗ پر بلکہ ایک ایسے معنی خارجی پر ہوا کرتی ہے کہ جو معنی موضوع لہٗ کو لازم ہوتے ہیں جیسے لفظ انسان کی دلالت (قابلِ علم وصنعت کتابت) پر یا جیسے عمیٰ کی دلالت (بصر) پر۔
(لازم) وہ شئے ہے کہ جس کی طرف ذہن موضوع لہٗ سے منتقل ہو جیسے مثال مذکورۂ بالا میں کہ انسان کے معنی موضوع لہٗ سمجھ میں آتے ہی فوراً ذہن اس کے قابلِ علم وصنعت کتابت کی طرف

منتقل ہو جاتا ہے۔

فصل ششم بیان نسبت ما بین دلالت مطابقیہ و تضمنیہ و التزامیہ میں

(لزوم مطابقیہ برائے تضمنیہ و التزامیہ) دلالت مطابقیہ کے بغیر نہ دلالت تضمنیہ وجود میں آسکتی ہے نہ دلالت التزامیہ۔ اسلئے کہ دلالت مطابقیہ کل ہے اور دلالت تضمنیہ اس کا جزء لہٰذا دلالت مطابقیہ ملزوم ہے اور دلالت التزامیہ اس کا لازم نیز دلالت مطابقیہ متبوع ہے اور دلالت تضمنیہ و التزامیہ اسکے تابع تو ظاہر ہے کہ جزء بغیر کل کے اور لازم بغیر ملزوم کے تابع بغیر متبوع کے نہیں پایا جاسکتا۔

(عدم لزوم تضمنیہ و التزامیہ برائے مطابقیہ) دلالت تضمنیہ و التزامیہ کے بغیر مطابقیہ وجود میں آسکتی ہے۔ اسلئے کہ ممکن ہے لفظ کسی ایسے معنی بسیط کے لئے موضوع ہوا ہو جس کے لئے نہ جزء ہو نہ لازم۔

(اعتراض و جواب) اگر تم یہ اعتراض کروگے کہ ہم ایسے معنی کو تسلیم نہیں کرتے جس کا کوئی لازم نہ ہو بلکہ ہر معنی کے لئے یقیناً لازم ہوا کرتا ہے کم از کم یہی کہ معنی کا کوئی غیر نہیں ہے)۔

تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ جس لازم کی یہاں نفی کی گئی ہے وہ لازم بیّن و صریح ہے جس کی طرف ذہن اس کے ملزوم سے فوراً منتقل ہو جاتا ہو اور تمہاری تقریر سے جو لازم ظاہر ہوتا ہے وہ بیّن و صریح نہیں ہے اسلئے کہ اکثر اوقات ہم بہت سارے معانی کا تصور کیا کرتے ہیں تو ان کے غیر کا خطرہ بھی ہمارے دل میں نہیں آتا چہ جائیکہ غیر کی نفی کی جائے۔

فصل ہفتم تقسیم لفظ دال بمفرد و مرکب و بیان اقسام مفرد میں

(تقسیم لفظ دال) لفظ دال یعنے (معنی پر دلالت کرنے والے لفظ) کی دو قسمیں ہیں (مفرد۔ مرکب)

(تعریف مفرد) وہ لفظ ہے کہ جس کے جزء کی دلالت اس کے جزء معنی پر مقصود نہ ہو جیسے (ہمزہ استفہام کی دلالت اس کے معنی پر۔ لفظ زید کی دلالت اس کے مسمیٰ پر۔ لفظ عبداللہ کی دلالت اس کے معنی علمی پر) ان میں سے کسی کے جزء لفظ کی دلالت جزء معنی پر مقصود نہیں ہے اسلئے یہ سب مفرد ہیں۔

(تعریف مرکب) مرکب وہ لفظ ہے کہ جس کے جزء کی دلالت اس کے جزء معنی پر مقصود ہو جیسے جزء لفظ (زید قائم) کی دلالت اس کے جزء معنی پر اور جزء لفظ (رامی السہم) کی دلالت اس کے جزء مفہوم پر۔ ان میں سے ہر ایک کے جزء لفظ کی دلالت اس کے جزء معنی پر مقصود ہے اسلئے یہ دونوں مرکب ہیں۔

فصل ہشتم بیان تقسیم مفرد یعنی اسم کلمہ اداۃ علم متواطی مشکک مشترک منقول حقیقت مجاز مرادف مباین

(تقسیم اول مفرد) اولاً مفرد کی تین قسمیں ہیں (اسم کلمہ اداۃ)

(الف) مفرد اسم ہوگا اگر اس کے معنی دوسرے کسی لفظ کے لئے مستقل طور پر سمجھ میں آجاتے ہوں اور تین زمانوں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جاتا ہو۔

(ب) مفرد کلمہ ہوگا اگر اس کے معنی دوسرے کسی لفظ کے ملے بغیر مستقل ۔۔۔۔ آجاتے ہوں اور تین زمانوں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جاتا ہو۔

(ج) مفرد اداۃ ہوگا اگر اس کے معنی دوسرے کسی لفظ کے ملے بغیر سمجھ میں نہ آتے ہوں اسی اداۃ کو نحوی حرف کہا کرتے ہیں۔

(تنبیہ) بعض کا یہ خیال کہ (منطقی کا کلمہ اور نحوی کا فعل دونوں ایک ہی ہیں) بالکل نادرست ہے اسلئے کہ نحوی فعل منطقی کلمے سے عام ہے۔ دیکھو (اَضْرِبُ۔ نَضْرِبُ) ہر دو بصیغہ متکلم۔ نحوی فعل تو ہیں منطقی کلمے نہیں ہیں اس واسطے کہ منطقی کلمہ مفرد کی قسم ہے جس کا جزء لفظ جزو معنی پر دلالت نہیں کرتا اور (اَضْرِبُ) مثلاً مرکب ہے اس کا جزء لفظ یعنی (ہمزہ) جزء معنی یعنے متکلم پر دلالت کرتا ہے اور (ض ر ب) معنی حدث پر علیٰ ہذا (نضرب)۔

(تقسیم دوم مفرد) ثانیاً مفرد کی دو قسمیں یہ ہیں (۱) مفرد کے ایک ہی معنی ہوں گے (۲) یا بہت سے معانی ہوں گے (الف) اگر ایک ہی معنی ہوں تو اس کی بھی تین قسمیں ہیں (۱) وہ معنی متعین و مشخص ہوں تو علم کہلائے گا جیسے (زید۔ ہذا (ہُوَ) اسی قسم کا نام جزئی حقیقی ہے (۲) وہ معنی معین و مشخص نہ ہوں بلکہ اس کے بہت سارے افراد ہوں اس قسم ثانی کی بھی دو قسمیں ہونگی (۱) یہ کہ وہ معنی جملہ افراد پر بلا تفاوت (اولیت۔ اولویت۔ اشدیت۔ ازیدیت) علی السویہ صادق آتے ہوں تو اس کا نام متواطی ہوگا۔ اسلئے کہ اس میں معنی عام کا صدق جملہ افراد پر بتواطو و توافق ہوا کرتا ہے جیسے انسان کہ اپنے افراد (زید۔ عمرو۔ بکر۔ وغیرہ) پر علی السویہ صادق آتا ہے تو کلی متواطی ہے۔

(۲) وہ معنی جو جملہ افراد پر علی السویہ نہیں بلکہ بعض افراد پر (با ولیت و اولویت و اشدیت۔ ازیدیت۔ صادق آتے ہوں اور بعض افراد پر باعتبار ان کے اضداد کے صادق آتے ہوں تو اس کا نام مشکک ہوگا جیسے وجود کہ ذات باری تعالیٰ پر جس طرح باولیت و اشدیت و اولویت صادق آتا ہے ممکنات پر ویسا صادق نہیں آتا اور جیسے سپیدی کہ برف پر بشدت و زیادہ صادق آتی ہے اور ہاتھی دانت پر

بہ نقصان و کمی۔
(ب) اگر بہت سارے معانی ہوں تو اس کی چار قسمیں ہوں گی (۱) یہ کہ وہ لفظ ابتداً ہی ہر ایک معنی کے لئے بوضع علٰحدہ وضع کیا گیا ہو تو اس کا نام مشترک ہوگا جیسے لفظ (عین) کہ بمعنی (زر، چشم، رکبہ) علٰحدہ علٰحدہ وضع کے ساتھ وضع کیا گیا ہے (۲) یہ کہ وہ لفظ ابتداءً ہی ہر ایک معنی کے لئے بوضع علٰحدہ نہ وضع کیا گیا ہو بلکہ اولاً ایک معنی کے لئے موضوع ہو کر پھر دوسرے معنی میں بوجہ مناسبت اس قدر کثرت کے ساتھ اس کا استعمال ہوا ہو کہ معنی اول متروک ہی ہو گئے ہوں تو اس کا نام منقول ہوگا۔
(منقول کی تقسیم) منقول کی باعتبار ناقل تین قسمیں ہوا کرتی ہیں (منقول عرفی۔ منقول شرعی۔ منقول اصطلاحی)
(تعریف منقولِ عرفی) منقول عرفی ہوگا اگر عرف عام اس کا ناقل ہو جیسے لفظ (دابہ) کہ اولاً ہر زمین پر چلنے والی شئے کے لئے موضوع تھا مگر عام لوگوں نے اب اس کو (گھوڑے یا چارپائے) کے معنی کی طرف منقول کر لیا۔
(تعریف منقول شرعی) منقول شرعی ہوگا اگر ارباب شرع اس کے ناقل ہوں جیسے لفظ (صلوٰۃ) کہ اولاً بمعنی دعا موضوع تھا مگر ارباب شرع نے اس کو ارکان مخصوصہ کی طرف نقل کر لیا۔
(تعریف منقول اصطلاحی) منقول اصطلاحی ہوگا اگر عرف خاص و گروہ مخصوص اس کا ناقل ہو جیسے لفظ (اسم) کہ اولاً بمعنی علو و بلندی موضوع تھا مگر اب نحویوں نے ایسے کلمے کی طرف اس کو نقل کر لیا جو مستقل معنی رکھتا ہو اور زمانہ ماضی۔ حال استقبال سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جاتا ہو (۳) حقیقۃ ہم مجاز معنی ثانی بھی مشہور ہوں اور معنی اول بھی متروک نہ ہوئے ہوں بلکہ کبھی معنی اول میں لفظ مستعمل ہو اور کبھی معنی ثانی میں۔ پس باعتبار معنی اول اس کا نام حقیقت اور باعتبار ثانی اس کا نام مجاز ہوگا جیسے لفظ (اسد) کہ باعتبار معنی اول یعنے (شیر درندہ) حقیقت ہے اور باعتبار معنی ثانی مشہور یعنے (مرد بہادر) مجاز ہے۔
(تعریف مرادف) ایک معنی کے چند لفظ ہوں تو اس کا نام مرادف ہوگا جیسے (اَسد لیث) کہ ہر دو لفظ بمعنی شیر ہیں یا جیسے (غیم۔ غیث) ہر دو بمعنی باراں ہیں۔

فصل نہم بیان اقسام لفظ مرکب۔ تام خبر۔ انشا ناقص۔ اضافی۔ توصیفی۔ غیر تقییدی میں۔

تقسیم لفظ مرکب ۔ لفظ مرکب کی دو قسمیں ہیں (مرکب تام ۔ مرکب ناقص)۔
تعریف مرکب تام ۔ وہ مرکب جس پر متکلم کا سکوت صحیح ہو سکے تام کہلاتا ہے جیسے (زید کھڑا ہے)۔
تقسیم مرکب تام ۔ مرکب تام کی دو قسمیں یہ ہیں (خبر قضیہ ۔ انشا)
تعریف خبر قضیہ ۔ مرکب خبر قضیہ ہوگا اگر اس کے ذکر سے حکایت مقصود ہو ۔ صدق و کذب کا اس میں احتمال ہو یعنے اس کے قائل کو صادق و کاذب کہہ سکتے ہوں جیسے (آسمان اوپر ہے ۔ عالم نو پیدا چیز ہے)
(تنبیہ) اگر اس تعریف پر یہ شبہ وارد ہو کہ لا الہ الا اللہ خبر قضیہ تو ہے مگر بجز صدق کے کذب کو محتمل نہیں تو اس کا یہ جواب ہے کہ خصوصیت حاشتین یعنے (اثبات توحید) مدنظر نہ رکھی جائے تو محض الفاظ یہاں بھی کذب کے لئے محتمل ہیں ۔
تعریف انشاء ۔ مرکب انشا ہوگا اگر اس کے ذکر سے نہ حکایت مقصود ہو نہ اس میں صدق و کذب کا احتمال ہو انشا کے چند اقسام یہ ہیں (امر ۔ نہی ۔ تمنّی ۔ ترجّی ۔ استفہام ۔ ندا)
تعریف مرکب ناقص ۔ وہ مرکب کہ جس پر متکلم کا سکوت صحیح نہ ہو سکے ناقص کہلاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب اضافی جیسے زید کا غلام (۲) مرکب توصیفی جیسے مرد عالم (۳) غیر تقییدی جیسے گھر میں ۔
فائدہ ۔ چونکہ بحث الفاظ کا سلسلہ پورا ختم ہو چکا اسلئے حسب ذیل سلسلہ معانی کی ابتدا کی جاتی ہے ۔

فصل دوم ۔ بیان جزئی حقیقی کلی ۔ اقسام کلی میں

تعریف جزئی حقیقی ۔ جس لفظ کے مفہوم کا نفس تصور بہت سے افراد پر صادق نہ آتا ہو وہ جزئی حقیقی ہے جیسے زید ۔ عمرو ۔ یہ گھوڑا ۔ یہ دیوار ۔
تعریف کلّی ۔ جس لفظ کے مفہوم کا نفس تصور بہت سے افراد پر صادق آتا ہو وہ کلّی ہے جیسے انسان گھوڑا ۔
تقسیم کلّی ۔ کلّی کی چار قسمیں ہیں (۱) اس کے افراد کا وجود خارج میں ممتنع ہو یعنے نہ پائے جاسکتے ہوں جیسے یہ کلیات ناچیز ناممکن ۔ ناپید (۲) اس کے افراد کا وجود خارج میں ممکن ہو مگر پائے نہ جاتے ہوں جیسے عنقا ۔ یاقوت کا پہاڑ (۳) اسکے افراد کا پایا جانا ممکن ہو مگر ایک ہی فرد پائی جاتی ہو جیسے سورج ۔ واجب تعالیٰ (۴) اس کے بہت سے افراد پائے جاتے ہوں خواہ متناہی

یعنے محدود ہوں جیسے کواکب سیارہ یعنے گردش کرنے والے ستارے کہ سات ہیں زحل۔ مشتری۔ مریخ۔ شمس۔ زہرہ۔ عطارد۔ قمر۔ خواہ غیر متناہی یعنے غیر محدود جیسے انسان گھوڑے بکروں کے افراد۔

مشہور اعتراض وجواب۔ کسی خاص انڈے کی صورت جو ذہن میں آئی ہو۔ اور کسی شخص کی جھلک جو دُور سے دکھائی دی ہو اور نومولود لڑکے کا محسوس۔ یہ سب کے سب باوجودیکہ جزئیات ہیں۔ کُلی کی تعریف ان پر صادق آتی ہے اسلئے کہ ان کے نفس تصور کو بہت سے افراد پر صادق آنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے بلکہ اس ایک انڈے کی صورت دوسرے انڈوں پر بھی صادق آتی ہے۔ علیٰ ہذا جھلک اور محسوس نومولود کا حال ہے۔

جواب۔ کلی کی تعریف میں کلی کے مفہوم کا صدق بہت سے افراد پر بطور اجتماع مراد ہے یعنے ایک ہی دفعہ وہ مفہوم سارے افراد پر صادق آجائے اور اعتراض میں جو صورتیں پیش کی گئیں ہیں یعنے خاص انڈے وغیرہ کی صورت بہت سارے انڈوں پر علی سبیل البدلیۃ ہے۔ یعنے یکے بعد دیگرے صادق آتی ہے نہ ایک ہی دفعہ۔ چونکہ مذکورہ صورتیں ایک خاص مادۂ معینہ جزئیہ سے اخذ کی گئی ہیں اسلئے وحدت کا اعتبار انمیں ضروری مانا گیا ہے ہاں اگر ان سے وحدت کا اعتبار اُٹھا لیا جائے تو ان صورتوں کے کلی ہونے میں کچھ شبہ نہ رہیگا۔

فصل یازدہم۔ باہم دو کلیوں میں چار نسبتوں تساوی۔ عموم خصوص مطلق تباین۔ عموم وخصوص من وجہ کے بیان میں

تقسیم نسبت درمیان دو کلی۔ دو کلیوں کے درمیان چار قسم کی نسبتیں متصور ہوسکتی ہیں۔ تساوی عموم وخصوص مطلق۔ تباین۔ عموم وخصوص من وجہ۔ (۱) تساوی۔ دو کلیوں میں تساوی کی نسبت ہوگی اگر ہر ایک دوسری کے کل افراد پر صادق آئے جیسے (انسان اور ناطق) کہ ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان یہ دونوں کلی متساوی ہیں۔

عموم وخصوص مطلق۔ دو کلیوں میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہوگی اگر ایک دوسرے کے کل افراد پر صادق آئے اور دوسرا اس کے کل افراد پر صادق نہ آتی ہو جیسے حیوان اور انسان۔ حیوان ہر انسان کے کل افراد پر صادق آتا ہے اور انسان حیوان کے کل افراد پر صادق نہیں آتا بلکہ بعض افراد پر۔

تباین۔ دو کلیوں میں تباین کی نسبت ہوگی اگر دونوں میں سے کوئی بھی دوسری کے افراد پر صادق نہ آتی ہو جیسے انسان اور گھوڑا۔ نہ انسان کی کسی فرد پر گھوڑا صادق نہیں آتا اور

نہ گھوڑے کی کسی فرد پر انسان صادق آتا ہے۔ یہ دونوں کلی متبائن ہیں۔
عموم و خصوص من وجہ۔ دو کلیوں میں عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہوگی اگر دونوں میں سے ہرایک دوسرے کے بعض افراد پر صادق آتی ہو جیسے سپید حیوان۔ کہ بعض افراد حیوان سپید ہیں اور بعض افراد سپید حیوان جیسے بط۔ اور بعض افراد حیوان سپید نہیں ہیں جیسے ہاتی۔ اور بعض افراد سپید۔ حیوان نہیں ہیں جیسے اولا۔ ہاتی دانت۔

فصل دوازدہم۔ بیان (جزئی اضافی) میں

تعریف جزئی اضافی۔ جو خاص کہ عام کے تحت میں ہو اس کو جزئی اضافی کہتے ہیں جیسے انسان۔ تحت میں۔ حیوان کے اور حیوان تحت میں جسم نامی کے اور جسم نامی تحت میں۔ جسم مطلق کے اور جسم مطلق تحت میں جوہر کے۔
فائدہ۔ جزئی حقیقی اور اضافی میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔ جیسے زید۔ جزئی حقیقی بھی ہے اور جزئی اضافی بھی ہے اور انسان جزئی اضافی تو ہے لیکن جزئی حقیقی نہیں ہے بلکہ کلی ہے۔

فصل سیزدہم۔ بیان کلیات خمس یعنے جنس۔ نوع۔ فصل۔ خاصہ۔ عرض عام میں

الف تعریف جنس۔ مختلف الحقائق اشیا کے استفسار حقیقت بلفظ ماہو پر جو کلی جواب میں کہی جاتی ہو وہ جنس ہے مثلاً حیوان جنس ہے اسلئے کہ اگر سوال کیا جائے الانسان والفرس والغنم ماہی یعنے انسان گھوڑے بکرے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ تو جواب میں حیوان ہی کہا جاتا ہے۔
ب تعریف نوع حقیقی۔ متفق الحقائق اشیا کے استفسار حقیقت بلفظ ماہو پر جو کلی جواب میں کہی جاتی ہو وہ نوع حقیقی ہے مثلاً انسان نوع حقیقی ہے اسلئے کہ اگر سوال کیا جائے زید۔ عمرو۔ بکر۔ ماہم۔ یعنے زید۔ عمرو۔ بکر۔ کیا حقیقت رکھتے ہیں تو جواب میں انسان ہی کہا جاتا ہے۔
تعریف نوع اضافی۔ ایسی ماہیت کو کہ اس پر اور اس کے غیر پر لفظ ماہو کے جواب میں جنس کہی جاتی ہو نوع اضافی کہتے ہیں جیسے انسان۔
فائدہ۔ نوع حقیقی و نوع اضافی میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے جیسے انسان۔ کہ اس پر نوع حقیقی و اضافی دونوں صادق آتی ہیں اور جیسے نقطہ۔ کہ اس پر صرف نوع حقیقی صادق

آتی ہے اور جیسے حیوان۔ کہ اس پر صرف نوع اضافی صادق آتی ہے۔

فصل چہاردہم ۔ بیان ترتیب اجناس۔ یعنے جنس عالی متوسط۔ سافل۔ و ترتیب انواع یعنے نوع عالی متوسط سافل میں۔

تقسیم و ترتیب اجناس ۔ اجناس کی بلحاظ ترتیب تین قسمیں ہیں۔ جنس عالی۔ جنس متوسط۔ جنس سافل۔

تعریف جنس سافل ۔ جنس سافل ہوگی اگر اس کے نیچے جنس نہو اور اوپر جنس ہو جیسے حیوان کہ اس کے نیچے انسان نوع ہے نہ جنس اور اوپر جسم نامی جنس ہے۔

تعریف جنس متوسط ۔ جنس متوسط ہوگی اگر اس کے نیچے بھی جنس ہو اور اوپر بھی جنس ہو جیسے جسم نامی۔ کہ اس کے اوپر جسم مطلق ہے اور نیچے حیوان یہ دونوں جنس ہیں۔

تعریف جنس عالی ۔ جنس عالی ہوگی اگر اس کے اوپر جنس نہو اور نیچے جنس ہو جیسے جوہر کہ اسکے اوپر کوئی جنس نہیں ہے اور نیچے جسم مطلق۔ جسم نامی۔ حیوان۔ اجناس ہیں جنس عالی کو جنس الاجناس بھی کہتے ہیں۔

فائدہ ۔ اجناس عالیہ جن سے عالم کی کوئی چیز خارج نہیں اور جن کو مقولات عشر بھی کہتے ہیں دس ہیں ایک جوہر۔ نو اعراض۔

تعریف جوہر ۔ جو چیز کہ اس کا وجود کسی محل میں نہ پایا جاتا ہو بلکہ اپنی ذات سے قائم ہو جوہر کہلاتی ہے جیسے اجسام۔

تعریف عرض ۔ جو چیز کہ اس کا وجود کسی محل میں پایا جاتا ہو اور اپنی ذات سے قائم نہو وہ عرض کہلاتی ہے جیسے کم۔ کیف۔ اضافت ۔ این ۔ ملک ۔ فعل ۔ انفعال ۔ متی ۔ وضع ۔ یہ بیت فارسی مقولات عشر کے لئے جامع ہے۔

بیت ۔ مردے چنے دراز سیہ گو ۔ دیدم بشہرے امروز ۔ بانحواستہ نشستہ ازکرد خویش بیفروخت

تقسیم و ترتیب انواع ۔ انواع کی بلحاظ ترتیب تین قسمیں ہیں نوع عالی۔ نوع متوسط۔ نوع سافل

تعریف نوع عالی ۔ نوع عالی ہوگی اگر اس کے نیچے نوع ہو اوپر نہو جیسے جسم مطلق۔ کہ اسکے نیچے جسم نامی نوع ہے مگر اس کے اوپر جوہر جنس ہے۔

تعریف نوع متوسط ۔ نوع متوسط ہوگی اگر اسکے نیچے بھی نوع ہو اور اوپر بھی نوع ہو جیسے حیوان جسم نامی کہ ان کے نیچے بھی انسان نوع ہے اور اوپر بھی جسم مطلق نوع ہے۔

تعریف نوع سافل ۔ نوع سافل ہوگی اگر اس کے نیچے نوع نہو اور اوپر ہو جیسے انسان۔

کہ اس کے نیچے کوئی نوع نہیں اور حیوان نوع ہے نوع سافل کو نوع الانواع بھی کہتے ہیں۔

(ج) تعریف فصل۔ سوال ای شیٍٔ ہو فی ذاتہ یعنے اس شے کی ذاتی حقیقت کیا ہے۔ کے جواب میں جو کلی کہی جاتی ہو وہ فصل ہے جیسے ناطق۔ کہ جب الانسان ای شیٔ ہو فی ذاتہ یعنے انسان کی ذاتی حقیقت کیا ہے۔ سے سوال کیا جائے تو ناطق ہی جواب میں کہا جاتا ہے۔

تقسیم فصل۔ فصل کی دو قسمیں یہ ہیں قریب۔ بعید۔

تعریف فصل قریب۔ فصل قریب ہوگی اگر اپنی نوع کو اس کے مشارکات جنس قریب سے تمیز دے جیسے ناطق کہ انسان کو مشارکات حیوانیہ سے تمیز دیتی ہے۔

تعریف فصل بعید۔ فصل بعید ہوگی اگر اپنی نوع کو اس کے مشارکات جنس بعید سے تمیز دے جیسے حساس کہ انسان کو مشارکات نامیہ سے تمیز دیتی ہے۔

تسمیہ فصل بمقوم و مقسم۔ فصل کو دو طرح کی نسبتیں ہوا کرتی ہیں (۱) فصل کا نوع کے تو ام حقیقت میں داخل ہونا۔ اس لحاظ سے فصل کو مقوم کہتے ہیں جیسے ناطق کہ مقوم انسان ہے اور حقیقت انسان میں داخل ہے (۲) فصل کا جنس کو دو قسموں کی طرف منقسم کر دینا اس لحاظ سے فصل کو مقسم کہتے ہیں جیسے ناطق کو مقسم حیوان ہے اسلئے کہ ناطق کے سبب سے حیوان کی دو قسمیں نکلیں حیوان ناطق۔ حیوان غیر ناطق۔

فائدہ ۔ نسبت درمیان فصل مقوم عالی و فصل مقوم سافل ہر فصل مقوم عالی مقوم نوع سافل ہوا کرتی ہے۔ جیسے قابل ابعاد ثلثہ ہونا کہ نوع عالی یعنی جسم مطلق کی بھی فصل مقوم ہے اور انواع سافل یعنے جسم نامی۔ حیوان۔ انسان کی بھی فصل مقوم ہے علی ہذا نامی کہ مقوم جسم نامی بھی ہے اور مقوم حیوان و انسان بھی ہے اور حساس و متحرک بالارادہ کہ یہ ہر دو مقوم حیوان بھی ہیں اور مقوم انسان بھی ہیں ہر فصل مقوم نوع سافل مقوم نوع عالی نہیں ہوا کرتی جیسے ناطق۔ کہ انسان کی مقوم تو ہے مگر حیوان کی مقوم نہیں ہے۔

نسبت درمیان فصل مقسم سافل و فصل مقسم عالی ہر فصل مقسم سافل مقسم عالی ہوا کرتی ہے جیسے ناطق۔ کہ جس طرح حیوان کو۔ حیوان ناطق و حیوان غیر ناطق کی طرف تقسیم کرتی ہے اسی طرح جسم مطلق کو جسم مطلق ناطق و جسم مطلق غیر ناطق کی طرف تقسیم کرتی ہے۔

ہر فصل مقسم عالی مقسم سافل نہیں ہوا کرتی جیسے حساس کہ جسم نامی کو جسم نامی حساس و جسم نامی غیر حساس کی طرف تقسیم کرتی ہے مگر حیوان کو حیوان حساس و حیوان غیر حساس کی طرف تقسیم

نہیں کرتی اسلئے کہ کوئی حیوان غیر حساس نہیں ہوا کرتا۔
د تعریف خاصہ۔ جو کلی کہ افراد کی حقیقت سے خارج ہو مگر ایک ہی حقیقت کے افراد پر محمول ہوتی ہو خاصہ کہلاتی ہے۔ جیسے ضاحک یعنے ہنسنے والا کاتب یعنے لکھنے والا۔ کہ انسان اور حقیقت انسان کے افراد سے خارج تو ہیں مگر انسان اور افراد انسان پر محمول ہوا کرتے ہیں۔
۵ تعریف عرض عام۔ جو کلی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو لیکن حقیقت واحدہ وغیرہا کے افراد پر محمول ہو عرض عام کہلاتی ہے جیسے ماشی یعنے چلنے والا کہ انسان و گھوڑے کی حقیقت سے خارج ہے لیکن دونوں کے افراد پر محمول ہوتا ہے اسلئے دونوں کا عرض عام ہے
فائدہ۔ جنس و نوع و فصل کو ذاتیات اور خاصہ و عرض عام کو عرضیات کہا کرتے ہیں کبھی صرف جنس و فصل ہی کو ذاتیات کہتے ہیں اور نوع کو ذاتی نہیں کہتے۔
تقسیم خاصہ و عرض عام۔ کلی عرضی کے یعنے خاصہ و عرض عام سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں لازم۔ مفارق۔
تعریف عرض لازم۔ عرض لازم ہوگا اگر اس کی جدائی اس شئے سے جس کو وہ لازم ہے محال ہو اسکی بھی دو صورتیں ہیں۔
شئے کی ماہیت سے اس عرض کی جدائی محال ہو جیسے جفت ہونا چار کی حقیقت کے لئے اور طاق ہونا تین کی حقیقت کے لئے اس طرح لازم ہے کہ جدائی محال ہے۔
شئے کے وجود سے اس عرض کی جدائی محال ہو نہ حقیقت سے جیسے حبشی کا کالا ہونا کہ وجود حبشی کے لئے لازم ہے نہ حقیقت حبشی کے لئے جو انسان ہے۔
تعریف عرض مفارق۔ عرض مفارق ہوگا اگر اس عرض کی جدائی اس چیز سے جس کو وہ لازم ہے محال نہ ہو جیسے کتابت بالفعل و مشی بالفعل انسان کے لئے عرض مفارق ہیں نہ لازم۔
تقسیم عرض لازم۔ عرض لازم کی دو قسمیں یہ ہیں (۱) اس کے ملزوم کا تصور کرتے ہی قطعاً اس کا تصور بھی ہو جائے جیسے تصور عمی کے لئے ابصار کے تصور کا لزوم قطعی ہے۔
(۲) ملزوم و لازم کا تصور کرتے ہی باہم ان دونوں کے لزوم کا یقین ہو جانا جیسے (چار) کی زوجیت کا لزوم کہ بمجرد تصور چار اور تصور معنی زوجیت کے متصور ہو جاتا ہے کہ چار زوج ہیں اور دو مساوی عددوں کی طرف منقسم ہیں۔

تقسیم عرض مفارق۔ عرض مفارق کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) جس شے کو وہ عرض لازم ہے اسی شے سے اس کی جدائی ممکن تو ہو لیکن ہمیشہ لازمی طور پر اس شے کو عارض ہوا کرتا ہو جیسے فلک کے لئے حرکت (۲) شے سے عرض کی جدائی ہوتی ہو خواہ جلدی سے یا دیر سے۔ جلدی سے جیسے شرمندہ شخص کے چہرے کی سرخی اور ڈرے ہوئے کے چہرے کی زردی۔ دیر سے جیسے بڑھاپا جوانی۔

فصل پانزدہم۔ بیان معرف واقسام معرف (یعنے حدتام۔ حدناقص۔ رسم تام۔ رسم ناقص میں)

تعریف معرف۔ جو چیز کسی چیز پر اسکے تصور کا فائدہ بخشنے کی غرض سے محمول ہوتی ہو وہ اس چیز کی معرف کہلاتی ہے

تقسیم معرف۔ معرف کی چار قسمیں ہیں۔ حدتام۔ حدناقص۔ رسم تام۔ رسم ناقص۔

تعریف حدتام۔ کسی شے کی تعریف اس کی جنس قریب اور فصل قریب کے ساتھ کی جائے تو اس تعریف کا نام حد تام ہوگا جیسے انسان کی تعریف۔ حیوان ناطق کے ساتھ کی جائے۔

تعریف حدناقص۔ کسی شے کی تعریف اس کی جنس بعید اور فصل قریب کے ساتھ یا صرف فصل قریب کے ساتھ کی جائے تو اس تعریف کا نام حدناقص ہوگا جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق کے ساتھ یا صرف۔ ناطق کے ساتھ کی جائے۔

تعریف رسم تام۔ کسی شے کی تعریف اس کی جنس قریب اور خاصے کے ساتھ کی جائے تو اس تعریف کا نام رسم تام ہوگا جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک کے ساتھ۔

تعریف رسم ناقص۔ کسی شے کی تعریف اسکی جنس بعید اور خاصے کے ساتھ یا صرف خاصے کے ساتھ کی جائے تو اس تعریف کا نام رسم ناقص ہوگا جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک کے ساتھ یا صرف ضاحک کے ساتھ کی جائے۔

فائدہ۔ چونکہ محض عرض عام سے تمیز حاصل نہیں ہوا کرتی اسلئے تعریفات میں محض عرض عام کو دخل نہیں ہوا کرتا۔

تعریف حقیقی۔ کسی شے کی تعریف جو اس کے معرف کے ساتھ کی جاتی ہے وہ تعریف حقیقی ہے۔ جیسے انسان کی تعریف اس کے معرف حیوان ناطق وغیرہ کے ساتھ۔

تعریف لفظی۔ کسی شے کی تعریف ایسے لفظ مشہور کے ساتھ کی جائے جو صرف اس شے کے معنی کی تفسیر کر دیتا ہو اور شے کی حقیقت کو نہ بتاتا ہو وہ تعریف لفظی ہے جیسے سعدانہ کی تعریف میں لفظ نبات اور غضنفر کی تعریف میں لفظ اسد کہدیا جائے۔

دوسرا باب

بیان قضایا۔ تناقض۔ عکس مستوی میں

تعریف قضیہ۔ ایسا قول کہ جس میں صدق و کذب کا احتمال ہو یا ایسا قول کہ جس کے قائل کو اس قول میں صادق یا کاذب کہا جا سکتا ہو قضیہ ہے۔

تقسیم قضیہ۔ قضیہ کی دو قسمیں ہیں حملیہ۔ شرطیہ۔

تعریف قضیۂ حملیہ۔ قضیۂ حملیہ ہوگا اگر اس میں ایک شے کے ثبوت کا دوسری شے کیلئے حکم کیا گیا ہو جیسے زید کھڑا ہے یا ایک شے کی نفی کا دوسری شے کے لئے حکم کیا گیا ہو جیسے زید کھڑا نہیں ہے۔

تعریف قضیۂ شرطیہ۔ قضیۂ شرطیہ ہوگا اگر اس میں حملیہ کا سا حکم نہ ہو۔

تنبیہ۔ کبھی قضیۂ شرطیہ کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے اس میں بعد حذف ادات شرط و جزا دو قضیے نکل سکتے ہوں۔ مثلاً اگر آفتاب نکلے گا تو دن موجود ہوگا۔

اس مثال میں سے لفظ (اگر) جو ادات شرط ہے اور لفظ (تو) جو اداۃ جزا ہے حذف کیا جائے تو ایک قضیہ آفتاب نکلے گا دوسرا قضیہ دن موجود ہوگا نکل آتا ہے۔

حملیہ میں ایسا نہیں ہوا کرتا بلکہ اس میں یا دو مفرد برآمد ہوتے ہیں یا ایک مفرد دوسرا قضیہ۔

(۱) دو مفرد جیسے (زید ہو قائم) میں سے لفظ رابطہ جو (ہو) ہے حذف کر دیا جائے تو (زید قائم) باقی رہ جاتا ہے جس کے ہر دو جز مفرد ہیں۔

(۲) ایک مفرد دوسرا قضیہ جیسے (زید ابوہ قائم) اس میں سے ہر ایک جز کو علیحدہ کیا جائے تو (زید) مفرد اور (ابوہ قائم) قضیہ ہوگا (یہ دوسری صورت اردو میں نہیں پائی جاتی)

فصل اول

بیان تقسیم حملیہ۔ اجزاء حملیہ۔ اجزاء شرطیہ میں

تقسیم حملیہ۔ حملیہ کی دو قسمیں ہیں (موجبہ۔ سالبہ) (۱) حملیہ موجبہ ہوگا اگر اس میں ایک شے کے ثبوت کا حکم دوسری شے کے لئے کیا گیا ہو جیسے (انسان حیوان ہے) (۲) حملیہ سالبہ ہوگا اگر اس میں ایک شے کی نفی کا حکم دوسری شے کے لئے کیا گیا ہو جیسے (انسان گھوڑا نہیں ہے)

اجزاء حملیہ۔ قضیۂ حملیہ تین جزوں سے ترکیب پاتا ہے (۱) محکوم علیہ ہے جس کو موضوع کہا کرتے ہیں (۲) محکوم بہ ہے جس کو محمول کہا کرتے ہیں (۳) دال علی الرابطہ ہے جس کو رابطہ کہا کرتے ہیں جیسے (زید ہو قائم) میں (زید) جزو اول ہے (قائم) جزو دوم (ہو) جزو سوم

فائدہ ۔ رابطہ کبھی کسی قضیہ میں لفظاً نہیں ہوتا مگر معناً ہوا کرتا ہے جیسے زید قائم ہیں ۔
اجزاء شرطیہ ۔ قضیہ شرطیہ بھی تین اجزا سے ترکیب پاتا ہے (۱) جزو اول کو مقدم کہا کرتے ہیں (۲) جزو دوم کو تالی (۳) حکم درمیانی ہر دو کو رابطہ جیسے اس قضیہ شرطیہ میں (اگر سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا) اگر سورج نکلے گا مقدم ۔ دن موجود ہوگا تالی ہے ۔ ان دونوں کا درمیانی حکم و تعلق رابطہ ہے ۔

فصل دوم ۔ تقسیم قضیہ حملیہ (یعنے شخصیہ ۔ طبعیہ ۔ مہملہ ۔ محصورہ ۔ اقسام محصورہ) میں

تقسیم قضیہ باعتبار موضوع ۔ باعتبار موضوع قضیہ حملیہ کی چار قسمیں یہ ہیں (شخصیہ مخصوصہ ۔ طبعیہ ۔ مہملہ ۔ محصورہ ۔)
تعریف شخصیہ مخصوصہ ۔ قضیہ مخصوصہ ہوگا اگر اس کا موضوع جزئی اور شخص معین ہو جیسے زید کھڑا ہے ۔
تعریف قضیہ طبعیہ ۔ قضیہ طبعیہ ہوگا اگر اس کا موضوع کلّی اور نفس حقیقت کلیہ پر حکم کیا گیا ہو جیسے انسان نوع ہے اور حیوان جنس ہے ۔
تعریف قضیہ مہملہ ۔ قضیہ مہملہ ہوگا اگر اس کا موضوع کلّی ہو اور افراد کلّی پر حکم لگایا گیا ہو مگر کمیت افراد کی صراحت نہ کی گئی ہو جیسے انسان نقصان میں ہے ۔
تعریف قضیہ محصورہ ۔ قضیہ محصورہ ہوگا اگر اس کا موضوع کلّی ہو اور افراد کلّی پر بصراحت کمیت افراد حکم لگایا گیا ہو جیسے کل انسان حیوان ہیں اور بعض حیوان انسان ہیں ۔
تقسیم محصورہ ۔ قضیہ محصورہ کی بھی چار قسمیں ہیں (موجبہ کلیہ ۔ موجبہ جزئیہ ۔ سالبہ کلیہ ۔ سالبہ جزئیہ) (۱) موجبہ کلیہ جیسے کل انسان حیوان ہیں (۲) موجبہ جزئیہ جیسے بعض حیوان کالے ہیں (۳) سالبہ کلیہ جیسے کوئی حبشی گورا نہیں (۴) سالبہ جزئیہ جیسے بعض انسان کالے نہیں ہوتے ۔
تعریف سور ۔ جس لفظ کے ساتھ قضیہ محصورہ میں افراد کی کمیت (یعنے کلیت جزئیت) بیان کی جاتی ہے اس لفظ کو سور کہا کرتے ہیں جو سور بلد سے ماخوذ ہے ۔
سور ہر چہار اقسام محصورہ ۔ (۱) موجبہ کلیہ کے سور یہ الفاظ ہیں ۔ کل لام استغراق (۲) موجبہ جزئیہ کے سور یہ الفاظ ہیں بعض و احد ۔ جیسے بَعْضُ مِنَ الْجِسْمِ جَمَادٌ یعنے بعض جسم پتھر ہیں وَاحِدٌ مِنَ الْجِسْمِ جَمَادٌ یعنے کوئی جسم پتھر ہے (۳) سالبہ کلیہ کے سور یہ الفاظ ہیں ۔ لاشی ۔ لا واحد ۔ وقوع نکرہ تحت نفی جیسے ۔ لَا شَیْءَ مِنَ الْغُرَابِ بِاَبْیَضَ یعنے کوئی کوا سپید نہیں ہوتا ۔ جیسے ۔ لَا وَاحِدَ مِنَ النَّارِ بِبَارِدٍ ۔ یعنے کوئی آگ سرد نہیں ہوتی ۔ وقوع نکرہ

تحت نفی جیسے مَامِنْ مَاءٍ اِلَّا وَهُوَ طَبٌ یعنی کوئی پانی ایسا نہیں جو تر نہو۔ (۴) سالبہ جزئیہ کے سور کے الفاظ ہیں لیس بعض۔ بعض لیس جیسے لَیْسَ بَعْضُ الْحَیْوَانِ حِمَارٌ یعنے بعض حیوان گدھا نہیں ہوتے بَعْضُ الْفَوَاکِہِ لَیْسَ بِحُلْوٍ یعنے بعض میوے میٹھے نہیں ہوا کرتے۔

فائدہ۔ ہر زبان کا سور علیحدہ ہوا کرتا ہے مثلاً فارسی زبان میں موجبہ کلیہ کا سور لفظ ہر آتا ہے جیسا کہ اس شعر میں ہر آنکس کہ دربند حرص اوفتاد + و بدخرمن زندگانی بباد۔ اختصار کی غرض سے اور انحصار کا وہم دفع کرنے کے خیال سے کبھی منطقی موضوع کو حرف (ج) سے اور محمول کو حرف (ب) سے تعبیر کیا کرتے ہیں مثلاً جب انھیں موجبہ کلیہ کہنا ہوتا ہے تو یوں کہدیا کرتے ہیں کل ج ب۔

فصل سوم (بیان حمل۔ اقسام حمل) قضیہ خارجیہ۔ قضیہ ذہنیہ۔ قضیہ حقیقیہ۔ معدولہ۔ محصلہ۔ بسیط میں

تعریف حمل۔ ایسی دو چیزوں کا کہ جن کا مفہوم باہم مغائر ہو بحسب وجود متحد ہو جانا اصطلاح منطقیین میں حمل کہلاتا ہے مثلاً زید لکھنے والا ہے۔ عمرو شاعر ہے۔ میں زید اور کاتب کے مفہوم جدا جدا ہیں لیکن ہر دو بوجود واحد متحد ہو گئے ہیں علیٰ ہذا مفہوم عمرو اور مفہوم (شاعر) جدا جدا ہیں مگر مثال مذکور میں ہر دو بوجود واحد متحد ہو گئے ہیں۔

تقسیم حمل۔ حمل کی دو قسمیں ہیں (حمل بالاشتقاق۔ حمل بالمواطاۃ)۔

الف۔ حمل بالاشتقاق ہوگا اگر لفظ فی یا ذو یا لام کے واسطے سے حمل ہو جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ خَالِدٌ ذُوْ مَالٍ اَلْمَالُ لِزَیْدٍ میں۔

ب۔ حمل بالمواطاۃ ہوگا اگر بغیر ان وسائط کے ایک شئے کا حمل دوسری شئے پر ہو جیسے عَمْرٌو طَبِیْبٌ بَکْرٌ فَصِیْحٌ میں

تقسیم حملیہ باعتبار وجود موضوع بذہن یا خارج۔ قضیہ حملیہ کی باعتبار وجود موضوع بذہن یا بخارج تین قسمیں ہیں خارجیہ۔ ذہنیہ۔ حقیقیہ

الف۔ قضیہ حملیہ خارجیہ ہوگا اگر اس کا موضوع خارج میں موجود ہو اور اسی تحقیق و وجود خارجی کے اعتبار سے اس پر حکم بھی لگایا گیا ہو جیسے اس مثال میں انسان لکھنے والا ہے

ب۔ قضیہ حملیہ ذہنیہ ہوگا اگر اس کا موضوع ذہن میں موجود ہو اور اسی خصوصیت وجود ذہنی کے اعتبار سے اس پر حکم بھی لگایا گیا ہو جیسے اس مثال میں انسان کلی ہے کہ انسان کا کلی ہونا ذہنی چیز ہے نہ خارجی۔

ج۔ قضیہ حملیہ حقیقیہ ہوگا اگر اس کے موضوع پر اس کے تقرر واقعی کے اعتبار سے حکم لگایا گیا ہو

اور خصوصیت وجود خارجی و ذہنی کا لحاظ نہ کیا گیا ہو جیسے ان مثالوں میں چار جفت ہیں چھ تین کے دو چند ہیں کہ چار کا جفت ہونا اور چھ کا تین کے دو چند ہونا ایک امر واقعی ہے جس کو خارج و ذہن کی خصوصیت ضروری نہیں۔

تقسیم حملیہ باعتبار جزئیت حرف سلب و عدم جزئیت قضیہ حملیہ خواہ موجبہ ہو یا سالبہ باعتبار جزئیت حرف سلب و عدم جزئیہ حرف سلب دو قسم پر ہوا کرتا ہے (معدولہ غیر معدولہ)

تعریف معدولہ۔ اگر قضیہ میں حرف سلب جزو موضوع یا جزو محمول یا جزء ہر دو ہوا ہو تو قضیہ معدولہ ہوگا (۱) جزو موضوع موجبہ جیسے بیجان پتھر ہے (۲) جزو محمول موجبہ جیسے زید بے علم ہے (۳) جزو ہر دو جیسے بیجان بے علم ہے (۱) جزو موضوع سالبہ جیسے بیجان عالم نہیں ہوتا۔ (۲) جزو محمول سالبہ جیسے عالم بیجان نہیں ہوتا (۳) جزو ہر دو جیسے بیجان غیر جماد نہیں ہوتا۔

تعریف غیر معدولہ۔ اگر قضیہ میں حرف سلب نہ جزو موضوع ہو نہ جزو محمول نہ جزو ہر دو تو قضیہ غیر معدولہ ہوگا۔

تقسیم غیر معدولہ۔ غیر معدولہ کی دو قسمیں ہیں۔ محصلہ۔ بسیط۔ (۱) محصلہ ہوگا اگر قضیہ موجبہ ہو یعنے حرف سلب سے خالی ہو جیسے اس مثال میں یعنے زید کھڑا ہے (۲) بسیط ہوگا اگر قضیہ سالبہ ہو یعنے حرف سلب تو ہو مگر حرف سلب جزو قضیہ نہو جیسے اس مثال میں زید لیس ہو بقائم یعنے زید نہیں کھڑا ہے۔

فصل چہارم۔ بیان قضایا ء موجہہ بسیطہ و مرکبہ میں

جس قضیہ میں جہت کا ذکر کیا گیا ہو وہ قضیہ موجہہ رباعیہ کہلاتا ہے۔

تقسیم قضیہ موجہہ۔ قضیہ موجہہ کی دو قسمیں ہیں (بسیط۔ مرکبہ)

فائدہ۔ جملہ موجہات بسیطہ و مرکبہ کی پندرہ قسمیں ہیں آٹھ بسیط۔ سات مرکبہ۔

اقسام بسیط۔ بسیط کی آٹھ قسمیں یہ ہیں ضروریہ مطلقہ۔ دائمہ مطلقہ۔ مشروطہ عامہ۔ عرفیہ عامہ۔ وقتیہ مطلقہ۔ منتشرہ مطلقہ۔ مطلقہ عامہ۔ ممکنہ عامہ۔

تعریف ضروریہ مطلقہ۔ ضروریہ مطلقہ ہوگا اگر اس میں ضرورت ثبوت محمول کا موضوع کے لئے یا ضرورت سلب محمول کا موضوع سے حکم کیا گیا ہو ذات موضوع کے موجود ہونے تک۔ مثال ضرورت ثبوت محمول یہ قضیہ موجبہ ہے انسان حیوان ہے بالضرورۃ۔ مثال ضرورت سلب محمول یہ سالبہ ہے۔ انسان پتھر نہیں ہے بالضرورۃ۔

تعریف دائمہ مطلقہ - دائمہ مطلقہ ہوگا اگر اس میں دوام یعنے ہمیشگی ثبوت محمول کا موضوع کیلئے ایجاب میں یا دوام سلب محمول کا موضوع سے۔ سلب میں حکم کیا گیا ہو مثال ایجاب جیسے ہر فلک متحرک ہے بالدوام۔ مثال سلب جیسے کوئی فلک ساکن نہیں ہے بالدوام۔

تعریف مشروطہ عامہ - مشروطہ عامہ ہوگا اگر اس میں ضرورت ثبوت محمول کا موضوع کے لئے ایجاب میں یا ضرورت سلب محمول کا موضوع سے۔ سلب میں حکم کیا گیا ہو ذات موضوع کے موصوف بوصف عنوانی ہونے تک۔ مثال ایجاب جیسے ہر لکھنے والا انگلیوں کو ہلاتا ہے بالضرورۃ جبتک کہ وہ لکھتا رہے مثال سلب جیسے کوئی لکھنے والا انگلیوں کو ٹھہراتا نہیں بالضرورۃ جبتک کہ وہ لکھتا رہے۔

فائدہ - جس وصف کے ساتھ ذات موضوع کی تعبیر کی جاتی ہو منطقی اس وصف کو وصف عنوانی کہا کرتے ہیں۔

تعریف عرفیہ عامہ - عرفیہ عامہ ہوگا اگر اس میں دوام ثبوت محمول کا موضوع کیلئے ایجاب میں یا دوام سلب محمول کا موضوع سے سلب میں حکم کیا گیا ہو ذات موضوع کے موصوف بوصف عنوانی ہونے تک مثال ایجاب جیسے بالدوام ہر لکھنے والا انگلیوں کو ہلاتا ہوگا جبتک کہ وہ لکھنے والا ہو مثال سلب جیسے بالدوام نہیں ہے کوئی سونے والا جاگتا جبتک کہ سوتا ہو۔

تعریف وقتیہ مطلقہ - وقتیہ مطلقہ ہوگا اگر اس میں ضرورت ثبوت محمول کا موضوع کے لئے ایجاب میں یا ضرورت سلب محمول کا موضوع سے سلب میں کسی وقت معین میں اوقات ذات موضوع سے حکم کیا گیا ہو۔ مثال ایجاب جیسے ہر چاند گہن والا ہوا کرتا ہے بالضرورۃ چاند اور سورج کے درمیان زمین حائل ہونے کے وقت۔ مثال سلب جیسے کوئی چاند گہن والا نہیں ہوتا بالضرورۃ چودھویں رات میں۔

تعریف منتشرہ مطلقہ - منتشرہ مطلقہ ہوگا اگر اس میں وجود محمول کا موضوع کے لئے یا سلب محمول کا موضوع سے حکم کیا گیا ہو ذات موضوع کے اوقات سے کسی وقت غیر معین میں۔ مثال ایجاب جیسے ہر حیوان دم لیتا ہے بالضرورۃ کسی وقت میں۔ مثال سلب جیسے نہیں ہے کوئی پتھر دم لینے والا بالضرورۃ کسی وقت میں۔

تعریف مطلقہ عامہ - مطلقہ عامہ ہوگا اگر اس میں وجود محمول کا موضوع کے لئے یا سلب محمول کا موضوع سے حکم کیا گیا ہو تین زمانوں ماضی وحال واستقبال سے کسی زمانے میں جیسے ہر انسان ہنسنے والا ہے بالفعل یعنے کسی زمانے میں۔ اور نہیں ہے کوئی انسان ہنسنے والا بالفعل یعنے کسی زمانے میں

تعریف ممکنہ عامہ۔ ممکنہ عامہ ہوگا اگر اس میں سلب ضرورت جانب مخالف کا حکم کیا گیا ہو ایجاب میں جیسے ہر آگ گرم ہوتی ہے بالامکان العام سلب میں جیسے نہیں ہے کوئی آگ سرد بالامکان العام۔

اقسام موجبہ مرکبہ۔ موجبہ مرکبہ کی سات قسمیں ہیں مشروطہ خاصہ۔ عرفیہ خاصہ۔ وجودیہ لاضروریہ وجودیہ لادائمہ وقتیہ منتشرہ۔ ممکنہ خاصہ۔

تنبیہ۔ قضیہ موجبہ مرکبہ کا موجبہ وسالبہ ہونا اس کے جزو اول کے تابع ہے اگر جزو اول موجبہ ہے تو وہ بھی موجبہ ہے سالبہ ہے تو سالبہ۔

تعریف مشروطہ خاصہ۔ مشروطہ خاصہ ہوگا اگر مشروطہ عامہ مقید بقید لادوام بحسب الذات ہو۔ ایجاب میں جیسے بالضرورہ ہر لکھنے والا انگلیوں کو ہلاتا ہوگا جبتک کہ وہ لکھتا رہے نہ ہمیشہ سلب میں۔ جیسے بالضرورۃ نہیں ہے کوئی لکھنے والا انگلیوں کو ٹھہرانے والے جبتک کہ وہ لکھنے والا ہے نہ ہمیشہ

تعریف عرفیہ خاصہ۔ عرفیہ خاصہ ہوگا۔ اگر عرفیہ عامہ مقید بقید لادوام بحسب الذات ہو۔ ایجاب میں۔ جیسے ہمیشہ ہر لکھنے والا انگلیوں کو ہلاتا ہے جبتک کہ وہ لکھتا رہے نہ ہمیشہ سلب میں جیسے ہمیشہ نہیں ہے کوئی لکھنے والا انگلیوں کو ٹھہرانے والا جبتک کہ وہ لکھتا رہے نہ ہمیشہ۔

تعریف وجودیہ لاضروریہ۔ وجودیہ لاضروریہ ہوگا اگر مطلقہ عامہ مقید بقید لاضرورۃ بحسب الذات ہو۔ ایجاب میں جیسے ہر انسان لکھنے والا ہے بالفعل نہ بالضرورۃ۔ سلب میں جیسے نہیں ہے کوئی انسان لکھنے والا بالفعل نہ بالضرورۃ۔

تعریف وجودیہ لادائمہ وجودیہ لادائمہ ہوگا اگر مطلقہ عامہ مقید بقید لادوام بحسب الذات ہو۔ ایجاب میں جیسے ہر انسان ہنسنے والا ہے بالفعل نہ ہمیشہ۔ سلب میں۔ جیسے نہیں ہے کوئی انسان ہنسنے والا بالفعل نہ ہمیشہ۔

تعریف وقتیہ۔ وقتیہ ہوگا اگر وقتیہ مطلقہ مقید بقید لادوام بحسب الذات ہو ایجاب میں جیسے بالضرورۃ ہر چاند گہن والا ہوتا ہے چاند سورج کے درمیان زمین حائل ہونے کے وقت نہ ہمیشہ۔ سلب میں۔ جیسے نہیں ہے کوئی چاند گہن والا چودھویں رات میں نہ ہمیشہ۔

تعریف منتشرہ۔ منتشرہ ہوگا اگر منتشرہ مطلقہ مقید بقید لادوام بحسب الذات ہو ایجاب میں جیسے بالضرورۃ ہر انسان دم لینے والا ہے کسی وقت میں نہ ہمیشہ۔ سلب میں جیسے بالضرورۃ نہیں ہے کوئی انسان دم لینے والا کسی وقت میں نہ ہمیشہ۔

تعریف ممکنہ خاصہ — ممکنہ خاصہ ہوگا اگر اس میں ضرورۃ مطلقہ کے ارتفاع کا حکم ہر دو جانب وجود و عدم سے معاً کیا گیا ہو۔ ایجاب میں جیسے بامکان خاص ہر انسان ہنسنے والا ہے۔ سلب میں جیسے بامکان خاص کوئی انسان ہنسنے والا نہیں ہے۔

فائدہ — لادوام سے مطلقہ عامہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور لاضرورۃ سے ممکنہ عامہ کی طرف مثلاً جب تم کہو گے۔ ہر انسان تعجب کرنے والا ہے بالفعل لادائماً تو تمھاری مراد یہی ہوگی۔ ہر انسان تعجب کرنے والا ہے بالفعل یعنے کسی زمانے میں اور نہیں ہے کوئی انسان تعجب کرنے والا بالفعل یعنے کسی زمانے میں۔ اور جب تم کہو گے۔ ہر حیوان چلنے والا ہے بالفعل نہ بالضرورۃ تو تمھاری مراد یہی ہوگی ہر حیوان چلنے والا ہے بالفعل اور نہیں ہے کوئی حیوان چلنے والا بالامکان۔

فصل پنجم۔ اقسام قضیہ شرطیہ میں

اقسام قضیہ شرطیہ — قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں یہ ہیں متصلہ۔ منفصلہ۔

تعریف قضیہ شرطیہ متصلہ — شرطیہ متصلہ ہوگا اگر اس میں ایک نسبت کے ثبوت کا حکم بتقدیر ثبوت نسبت دیگر کیا گیا ہو بحالت ایجاب جیسے اگر زید انسان ہوگا تو حیوان ہوگا۔ یا ایک نسبت کی نفی کا حکم بتقدیر نسبت دیگر کیا گیا ہو جیسے ایسا نہیں ہے البتہ جب کہ زید انسان ہو تو گھوڑا ہو۔

تقسیم متصلہ — متصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ لزومیہ۔ اتفاقیہ۔

تعریف متصلہ لزومیہ — متصلہ لزومیہ ہوگا اگر مقدم و تالی میں کسی علاقہ کے سبب حکم ہوا ہو جیسے اگر زید انسان ہوگا تو حیوان ہوگا۔

تعریف متصلہ اتفاقیہ — متصلہ اتفاقیہ ہوگا اگر مقدم و تالی میں بغیر کسی علاقہ کے حکم ہوا ہو جیسے جبکہ انسان گویا ہوگا تو گدھا بھی چلاّتا ہوگا۔

تعریف علاقہ منطقیین کی اصطلاح میں علاقہ سے مراد۔ یا دو امر میں سے کسی ایک امر کا علت اور دوسرے امر کا معلول ہونا ہے یا دونوں کا کسی تیسرے امر کے معلول بننا۔ یا باہم دونوں میں تضائف کا تعلق پایا جاتا ہے۔

تعریف تضائف — ایک چیز کا سمجھنا دوسری چیز کے سمجھنے پر موقوف ہونے کا نام تضائف ہے مثلاً ابوۃ بنوۃ کا تعقل ایک دوسرے پر موقوف ہے پس ان ہر دو سے قضیہ شرطیہ متصلہ

بنا کر یوں کہا جائے۔ اگر زید عمرو کا باپ ہوگا تو عمرو زید کا بیٹا ہوگا۔ باہم مقدم وتالی میں تضائف کا علاقہ پایا جاوے گا۔

تعریف قضیۂ منفصلہ۔ شرطیہ منفصلہ ہوگا اگر اس کے مقدم وتالی میں بحالت ایجاب تنافی کا حکم لگایا گیا ہو اور بحالت سلب سلب تنافی کا حکم لگایا گیا ہو۔

تقسیم قضیہ منفصلہ۔ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں حقیقیہ۔ مانعۃ الجمع۔ مانعۃ الخلو۔

تعریف حقیقیہ۔ منفصلہ حقیقیہ ہوگا اگر دو نسبتوں کے درمیان تنافی اور عدم تنافی کا حکم صدق وکذب ہر دو میں کیا گیا ہو جیسے یہ عدد یا جفت ہوگا یا طاق۔ کہ عدد میں جفت وطاق دونوں جمع بھی نہیں ہوسکتے اور نہ عدد ان دو سے خالی ہوسکتا ہے۔

تعریف مانعۃ الجمع۔ مانعۃ الجمع ہوگا اگر دو نسبتوں کے درمیان تنافی اور عدم تنافی کا حکم صرف صدق میں ہو جیسے یہ چیز یا درخت ہے یا پتھر۔ ایک چیز میں درخت وپتھر کا اجتماع تو نہیں ہوسکتا مگر ہوسکتا ہے کہ نہ درخت ہو نہ پتھر بلکہ انسان ہو۔

تعریف مانعۃ الخلو۔ مانعۃ الخلو ہوگا اگر دو نسبتوں کے درمیان تنافی وعدم تنافی کا حکم صرف کذب میں ہو جیسے زید یا دریا میں ہوگا یا ڈوبتا نہ ہوگا۔ کہ دریا میں ہونے اور نہ ڈوبنے کا اجتماع ہوسکتا ہے مگر اس کا خلو یعنے زید کا دریا میں نہ ہوکر ڈوبنا نہیں ہوسکتا۔

تقسیم ہر سہ اقسام منفصلہ۔ منفصلہ کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم دو قسم پر منقسم ہے عنادیہ۔ اتفاقیہ۔

عنادیہ ہوگا جبکہ منفصلہ کے ہر دو جزو میں ذاتی تنافی ہو جیسے زوج وفرد کی تنافی اس مثال میں۔ عدد زوج ہے یا فرد۔

اتفاقیہ ہوگا جبکہ منفصلہ کے ہر دو جزو میں اتفاقاً تنافی پیدا ہوگئی ہو جیسے کسی ایسے حبشی کی طرف جو لکھنا نہ جانتا ہو اشارہ کرکے یوں کہا جائے۔ یہ شخص یا حبشی ہوگا یا لکھنے والا ہوگا۔

فصل ششم

اقسام شرطیہ یعنے شرطیہ شخصیہ۔ کلیہ۔ جزئیہ۔ مہملہ۔ بیان سور شرطیہ میں

تقسیم شرطیہ حملیہ کے مانند شرطیہ کے بھی باعتبار موضوع تین قسمیں ہوا کرتی ہیں شخصیہ۔ محصورہ یعنے کلیہ جزئیہ مہملہ تاہم فرق ہے کہ طبعیہ شرطیہ میں نہیں پایا جاتا اسلئے کہ طبعیہ میں افراد سے قطع نظر کرنا پڑتا ہے اور شرطیہ کا مدار تقادیر پر ہوتا ہے جو بمنزلہ افراد ہیں۔

تعریف شرطیہ محصورہ کلیہ۔ شرطیہ محصورہ کلیہ ہوگا اگر اسمیں جمیع تقادیر مقدم پر حکم لگایا گیا ہو جیسے جب کبھی سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا۔

تعریف شرطیہ مہملہ۔ شرطیہ مہملہ ہوگا اگر اسمیں کسی طرح تقادیر کا ذکر نہ کیا گیا ہو نہ کلاً نہ بعضاً جیسے اگر زید انسان ہوگا تو حیوان ہوگا۔

تعریف شرطیہ شخصیہ۔ شرطیہ شخصیہ ہوگا اگر اس میں مقدم کی کسی تقدیر معین و وضع خاص پر حکم لگایا گیا ہو جیسے اس مثال میں۔ اگر تو آج میرے پاس آئے گا تو میں تیری تعظیم و تکریم کروں گا۔ لفظ آج تقدیر معین ہے۔

تعریف شرطیہ محصورہ جزئیہ۔ شرطیہ محصورہ جزئیہ ہوگا اگر اس میں بعض تقادیر مقدم پر حکم لگایا گیا ہو جیسے کبھی ہوگا کہ جب کوئی چیز حیوان ہوگی تو انسان ہوگی۔

بیان سور شرطیہ متصلہ وغیرہ۔ شرطیہ متصلہ موجبہ کلیہ کے سور یہ تین الفاظ ہیں۔ متیٰ۔ مہما۔ کلما۔ جیسے کُلَّمَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّہَارُ مَوْجُوْدٌ یعنی جب کبھی سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا

سور شرطیہ منفصلہ۔ شرطیہ منفصلہ موجبہ کلیہ کا سور لفظ دائماً بمعنی ہمیشہ ہے جیسے دائماً یا سورج نکلے گا یا دن موجود نہ ہوگا۔

شرطیہ متصلہ سالبہ کلیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ کلیہ کا سور یہ لفظ ہے لَیْسَ اَلْبَتَّۃَ یعنی نہیں ہے یقیناً متصلہ میں جیسے لَیْسَ اَلْبَتَّۃَ اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَاللَّیْلُ مَوْجُوْدٌ یعنی نہیں ہے یقیناً کہ جب سورج نکلے تو رات موجود ہو۔ منفصلہ میں جیسے لَیْسَ اَلْبَتَّۃَ اِمَّا اَنْ تَکُوْنَ الشَّمْسُ طَالِعَۃً اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ النَّہَارُ مَوْجُوْدًا یعنی نہیں ہے یقیناً یا یہ کہ سورج نکلا ہوگا یا دن موجود ہوگا۔

شرطیہ متصلہ موجبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ موجبہ جزئیہ کا سور۔ یہ لفظ ہے قَدْ یَکُوْنُ یعنی کبھی ہوتا ہے متصلہ میں جیسے قَدْ یَکُوْنُ اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّہَارُ مَوْجُوْدٌ یعنی کبھی ہوتا ہے کہ اگر سورج نکلے تو دن موجود ہو۔ منفصلہ میں جیسے قَدْ یَکُوْنُ اِمَّا الشَّمْسُ طَالِعَۃً اَوِ اللَّیْلُ مَوْجُوْدٌ یعنی کبھی ہوتا ہے کہ یا سورج نکلے گا یا رات موجود ہوگی۔

شرطیہ متصلہ سالبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ جزئیہ کا سور۔ یہ لفظ ہے قَدْ لَا یَکُوْنُ یعنی کبھی نہیں ہوتا متصلہ میں جیسے قَدْ لَا یَکُوْنُ اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً کَانَ اللَّیْلُ مَوْجُوْدًا یعنی کبھی نہیں ہوتا کہ جب سورج نکلے تو رات موجود ہو۔ منفصلہ میں جیسے قَدْ لَا یَکُوْنُ اِمَّا اَنْ تَکُوْنَ الشَّمْسُ طَالِعَۃً وَاِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ النَّہَارُ مَوْجُوْدًا یعنی کبھی نہیں ہوتا یا یہ کہ سورج نکلے یا یہ کہ دن موجود ہو۔

نیز موجبہ کلیہ کے سور پر حرف سلب داخل کرنے سے سالبہ جزئیہ کا سور بنتا ہے جیسے لَیْسَ کُلَّمَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّہَارُ مَوْجُوْدٌ یعنی بعض وقت نہیں ہوتا کہ جب سورج نکلے تو دن موجود ہو۔

شرطیہ متصلہ مہملہ۔ کے سور لفظ لَوْ۔ اِنْ۔ اِذَا۔ ہیں۔ شرطیہ منفصلہ مہملہ کے سور لفظ اِمَّا۔ اَوْ ہیں

بیان ہر دو طرف شرطیہ۔ ہر دو طرف شرطیہ میں یعنی مقدم و تالی میں جبکہ مقدم و تالی ہوں تک سیطرح کا حکم نہیں ہوا کرتا اور ان کے تحلیل یعنی ان پر سے حرف شرط و جزا اٹھا لینے کے بعد ان میں حسب فرق حکم ہو سکتا ہے۔

(۱) بعد تحلیل اس کے مقدم و تالی یا دو حملیوں کے مشابہ ہوں گے (۲) یا دو منفصلوں کے مشابہ ہوں گے (۳) یا دو متصلوں کے مشابہ ہوں گے (۴) یا مختلف۔ امثلہ کا استخراج اپنے ذہن سے کرلو۔
تنبیہ۔ قضایا اوران کے جملہ اقسام اولیہ و ثانویہ کے بیان سے فراغت حاصل ہوچکی اب قضایا کے احکام یعنے تناقض و عکوس کے اصول میں چند فصول لکھے جاتے ہیں۔

فصل ہفتم۔ تعریف تناقض۔ شرائط تناقض مخصوصتین۔ شرائط تناقض محصورتین۔ تناقض شرطیات میں
تعریف تناقض۔ دو قضیوں کا باہمی ایسا اختلاف کہ ان میں سے ایک کا ذاتی صدق دوسرے کے کذب کے لئے مقتضی ہو یا بالعکس تناقض کہلاتا ہے جیسے زید کھڑا ہے۔ زید کھڑا نہیں ہے۔
شرائط تناقض مخصوصتین دو مخصوصہ قضیوں یعنے شخصیوں میں تناقض پایا جانے کیلئے ہر دو کا آٹھ چیزوں میں اتحاد شرط ہے اتحاد موضوع۔ اتحاد محمول۔ اتحاد مکان۔ اتحاد زمان۔ اتحاد قوۃ و فعل۔ اتحاد شرط۔ اتحاد جزو کل۔ اتحاد اضافت۔ جن کو کسی شاعر نے ان دو بیتوں میں جمع کیا ہے ابیات در تناقض ہشت وحدت شرط داں + وحدت موضوع و محمول و مکاں ÷ وحدت شرط و اضافت جزو کل + قوۃ و فعل است در آخر زماں + پس اگر قضایا کا ان وحدات میں اختلاف ہوگا تو ان میں تناقض بھی نہ ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالوں میں شرائط اتحاد نہ پائے جانے سے تناقض بھی نہیں ہے:۔
مثلاً (۱) زید کھڑا ہے۔ عمرو کھڑا نہیں ہے۔ بوجہ عدم اتحاد موضوع (۲) زید بیٹھا ہے زید کھڑا نہیں ہے بوجہ عدم اتحاد محمول (۳) زید گھر میں ہے۔ زید بازار میں نہیں ہے۔ بوجہ عدم اتحاد مکان (۴) زید رات میں سوتا ہے۔ زید دن میں نہیں سوتا۔ بوجہ عدم اتحاد زمان (۵) زید انگلیوں کو ہلاتا ہے بشرطیکہ لکھتا ہو۔ زید انگلیوں کو نہیں ہلاتا بشرطیکہ لکھتا نہ ہو۔ بوجہ عدم اتحاد شرط (۶) شراب گھڑے میں ہو تو مسکر بالقوہ ہے۔ شراب گھڑے میں ہو تو مسکر بالفعل نہیں بوجہ عدم اتحاد قوۃ و فعل (۷) حبشی کا کل جسم کالا ہوتا ہے حبشی کا کوئی جزو کالا نہیں ہوتا جیسے دانت۔ بوجہ عدم اتحاد کل و جزو (۸) زید بکر کا باپ ہے زید خالد کا باپ نہیں ہے بوجہ عدم اتحاد اضافت۔
فائدہ۔ بعض منطقیین نے صرف موضوع و محمول کے اتحاد پر اور بعض نے صرف موضوع و محمول کی درمیانی نسبت پر اکتفا کیا ہے کیونکہ یہی ایک وحدت جملہ وحدات کے لئے مستلزم ہوجاتی ہے۔
شرائط تناقض محصورتین۔ دو محصور قضیوں میں تناقض پایا جانے کے لئے ہر دو کا کم میں یعنے کلیت و جزئیت میں مختلف ہونا شرط ہے اگر ایک کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ ہونا چاہئے اسلئے

کہ جس وقت ہر دو کا موضوع اعم ہو دونوں کلیہ کاذب ہوں گے اور ان میں تناقض نہیں پایا جائے گا جیسے ہر حیوان انسان ہے اور کوئی حیوان انسان نہیں ہے یہ دونوں کاذب ہیں۔ اور دونوں جزئیہ صادق ہوں گے پس ان میں بھی تناقض نہ پایا جائے گا جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور بعض حیوان انسان نہیں ہیں۔ یہ دونوں صادق ہیں۔

شرائط تناقض موجہات بسیطہ۔ موجہات بسیطہ کے تناقض میں جہت کا اختلاف ضروری ہوا کرتا ہے اسلئے (۱) ضروریہ مطلقہ کا نقیض ممکنہ عامہ

(۲) دائمہ کا نقیض مطلقہ عامہ

(۳) مشروطہ عامہ کا نقیض حینیہ ممکنہ

(۴) عرفیہ عامہ کا نقیض حینیہ مطلقہ ہوگا

شرائط تناقض موجہات مرکبہ۔ جن دو بسائط سے موجہ مرکبہ مرکب ہوا کرتا ہے ان بسائط کے نقائض کو ایک مفہوم تردیدی کے پیرائے میں بیان کرنے سے نقیض موجہ مرکبہ پیدا ہو جاتا ہے جس کو بخوف طوالت یہاں نہیں لکھا گیا۔

شرائط تناقض شرطیات۔ دو شرطیوں میں تناقض کے لئے اتحاد جنس یعنے اتحاد اتصال و انفصال و اتحاد نوع یعنے اتحاد لزوم و اتفاق و عناد اور اختلاف کیف یعنے اختلاف ایجاب و سلب۔ شرط ہے۔

اسلئے (۱) متصلہ لزومیہ موجبہ کا نقیض سالبہ متصلہ لزومیہ ہوگا جیسے اس متصلہ لزومیہ موجبہ میں دائماً جب کبھی اب ہوگا تو ج د ہوگا کا نقیض یہ سالبہ متصلہ لزومیہ ہے نہیں جب کبھی اب ہو تو ج د ہوگا۔

(۲) منفصلہ عنادیہ موجبہ کا نقیض سالبہ منفصلہ عنادیہ ہوگا جیسے دائماً یہ عدد یا زوج ہوگا یا فرد کا نقیض یہ قضیہ ہے۔ نہیں ہے دائماً یہ عدد یا زوج ہوگا یا فرد۔

فصل ہشتم عکس مستوی و عکس نقیض میں

تعریف عکس مستوی۔ کسی قضیہ کے جزو اول کو جزو ثانی کی جگہ اور جزو ثانی کو جزو اول کی جگہ اس طرح رکھدینا کہ اصلی صدق ایجاب۔ سلب میں فرق نہ آئے عکس مستوی و مستقیم کہلاتا ہے۔

عکس سالبہ کلیہ لہذا بدلیل خلف ۱۔ سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہی ہوا کرتا ہے جیسے

لَاشَئیَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ۔ یعنے نہیں ہے کوئی انسان پتھر۔ کا عکس مستوی۔ لَاشَئیَ مِنَ الْحَجَرِ بِاِنْسَانٍ یعنے نہیں ہے کوئی پتھر انسان۔

توضیح مطلوب کے نقیض کو باطل کر کے مطلوب کو ثابت کرنے کا نام دلیل خلف ہے مثلاً مثال مذکورۂ بالا کی اس طرح تقریر کرنا کہ لَاشَئیَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ یعنے نہیں ہے کوئی انسان پتھر۔ کا عکس اگر لَاشَئیَ مِنَ الْحَجَرِ بِاِنْسَانٍ یعنے نہیں ہے کوئی پتھر انسان۔ صادق نہوگا تو اس کا نقیض بَعْضُ الْحَجَرِ اِنْسَانٌ یعنے بعض پتھر انسان ہیں۔ صادق ہوگا جس کو اصل قضیہ کے ساتھ ملانے سے یہ شکل اول بَعْضُ الْحَجَرِ اِنْسَانٌ وَلَاشَئیَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ یعنے بعض پتھر انسان ہیں اور نہیں ہے کوئی انسان پتھر۔ پیدا ہوکر بَعْضُ الْحَجَرِ لَیْسَ بِحَجَرٍ یعنے بعض پتھر نہیں ہے پتھر سلب شئے عن نفسہ کا نتیجہ دیگی جو محال ہے تو ثابت ہوا کہ پہلا عکس سالبہ کلیہ ہی صادق ہے

عکس سالبہ جزئیہ۔ سالبہ جزئیہ کا عکس قطعاً نہیں آیا کرتا اسلئے کہ اگر حملیہ کا موضوع اور شرطیہ کا مقدم عام ہو تو اصل قضیہ تو صادق ہوگا اور اس کا عکس صادق نہوگا جیسے بعض حیوان انسان نہیں ہیں تو صادق ہے مگر اس کا عکس بعض انسان حیوان نہیں ہیں صادق نہیں ہے۔

عکس موجبہ کلیہ۔ موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آیا کرتا ہے جیسے کل انسان حیوان ہیں۔ کا عکس بعض حیوان انسان ہیں اور موجبہ کلیہ کا اسلئے عکس کلیہ نہیں آتا اگر حملیہ کا محمول اور شرطیہ کا تالی عام ہو تو کلیۃً عکس صادق نہوگا جیسے مثال بالا میں۔

موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آنے پر مشہور اعتراض۔ یہ موجبہ کلیہ کہ ہر بوڑھا جوان تھا تو صادق ہے مگر اس کا عکس یہ موجبہ جزئیہ۔ بعض جوان بوڑھے تھے۔ کیوں صادق نہیں ہے۔

جواب اعتراض۔ اعتراض مذکور کے دو جواب ہیں (۱) ہر بوڑھا جوان تھا۔ کا عکس بعض جوان بوڑھے تھے نہیں ہے بلکہ اس کا عکس یہ ہے۔ بعض اشخاص کہ جوان تھے بوڑھے ہیں (۲) چونکہ عکس میں نسبت کا محفوظ رکھنا کوئی ضروری امر نہیں ہے اسلئے مثال مذکور کا عکس یہ ہوگا۔ بعض جوان بوڑھے ہونگے جو صادق ہے۔

عکس موجبہ جزئیہ۔ موجبہ جزئیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے بعض حیوان انسان ہیں۔ کا عکس بعض انسان حیوان ہیں۔

اعتراض۔ یہ موجبہ جزئیہ بعض میخ دیوار میں لگی ہوتی ہے۔ تو صادق ہے مگر اسکا عکس۔ بعض دیوار میخ میں لگی ہوتی ہے کیوں صادق نہیں ہے۔

جواب ۔ معترض نے جس قضیہ کو عکس میں پیش کیا ہے درحقیقت وہ عکس نہیں ہے
بلکہ اس کا عکس یہ قضیہ ہے ۔ بعض جیز جو دیوار میں لگی ہوتی ہے وہ میخ ہے ۔ جو صادق ہے
تعریف عکس نقیض ۔ ہر دو جزو قضیہ کے نقیض لیکر جزو اول کے نقیض کو جزو ثانی
اور جزو ثانی کے نقیض کو جزو اول بنالینا بشرطیکہ صدق و ایجاب و سلب اصلی میں فرق
نہ آئے متقدمین کے نزدیک عکس نقیض کہلاتا ہے ۔
اسلئے موجبہ کلیہ کا عکس نقیض ۔ موجبہ کلیہ آئے گا جیسے کل انسان حیوان ہیں ۔ کا عکس
نقیض کل لاحیوان لاانسان ہیں ۔ موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض نہیں آتا اسلئے کہ بعض حیوان
لاانسان ہیں ۔ تو صادق ہے مگر اس کا عکس نقیض بعض انسان لاحیوان ہیں صادق نہیں
سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ ہوا کرتا ہے جیسے کوئی انسان گھوڑا نہیں ہے
کا عکس نقیض یہ سالبہ جزئیہ بعض لافرس لاانسان نہیں ہیں ۔ صادق ہے اور یہ سالبہ کلیہ
نہیں ہے کوئی لافرس لاانسان ۔ صادق نہیں ۔ اسلئے کہ اس سالبہ کلیہ کا نقیض یہ موجبہ
جزئیہ صادق ہے یعنے بعض لافرس لاانسان ہیں مثلاً دیوار کہ لافرس بھی ہے لاانسان
بھی ہے ۔
سالبہ جزئیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ ہوا کرتا ہے جیسے بعض حیوان انسان نہیں ہیں ۔
کا عکس نقیض یہ جزئیہ ہے بعض لاانسان لاحیوان نہیں ہیں ۔ مثلاً گھوڑا لاانسان تو ہے
مگر لاحیوان نہیں ہے بلکہ حیوان ہے ۔
تنبیہ ۔ عکوس موجہات کا ذکر بڑی کتابوں میں مفصل ہے اسلئے یہاں اس کا موقع نہ سمجھکر بحث
قضایا و احکام قضایا کو جو مبادی حجت ہیں ختم کیا گیا اب مباحث حجت کو آغاز کیا جاتا ہے

فصل نہم ۔ اقسام حجت تعریف قیاس و اقسام قیاس بیان اشکال میں

اقسام حجت ۔ حجت کے تین اقسام یہ ہیں ۔ قیاس ۔ استقراء ۔ تمثیل ۔
تعریف قیاس ۔ جو قول ایسے دو قضیوں یا زیادہ سے مرکب ہو جن کے تسلیم کرنے سے
دوسرے قول کو یعنے نتیجہ کو تسلیم کرنا لازم آتا ہو قیاس کہلاتا ہے ۔
تقسیم قیاس ۔ قیاس کی دو قسمیں ہیں ۔ استثنائی ۔ اقترانی ۔
تعریف قیاس استثنائی ۔ اگر قیاس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ مذکور ہو تو قیاس استثنائی
ہوگا ۔ مثال نتیجہ جیسے اگر زید انسان ہوگا تو حیوان ہوگا لیکن وہ انسان ہے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ

پس وہ حیوان ہے۔ یہ نتیجہ قیاس میں مذکور ہے۔ مثال نقیض نتیجہ جیسے اگر زید گدھا ہوگا تو ناہق ہوگا لیکن وہ ناہق نہیں ہے۔ تو نقیض نتیجہ یہ ہوا کہ۔ وہ گدھا بھی نہیں ہے۔ اس نتیجہ کا نقیض قیاس میں مذکور ہے

تعریف قیاس اقترانی۔ اگر قیاس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ مذکور نہ ہو تو اقترانی ہوگا جیسے زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے نتیجہ یہ ہوا کہ زید حیوان ہے قیاس مذکور میں نہ نتیجہ بعینہ یا اس کا نقیض مذکور نہیں ہے

تقسیم قیاس اقترانی۔ قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں۔ حملی۔ شرطی۔

(۱) اقترانی حملی ہوگا۔ اگر قضایا حملیہ سے مرکب ہو (۲) اقترانی شرطی ہوگا اگر قضایا شرطیہ سے مرکب ہو

اجزاء نتیجہ قیاس حملی۔ نتیجہ قیاس حملی کے اجزاء یہ ہیں۔ اصغر۔ اکبر۔

تعریف اصغر۔ موضوع نتیجہ قیاس حملی کا نام اصغر ہے۔ اسلئے کہ اسکے افراد اکثر کم ہوا کرتے

تعریف اکبر۔ محمول نتیجۂ قیاس حملی کا نام اکبر ہے۔ اسلئے کہ اس کے افراد اکثر زیادہ ہوا کرتے ہیں۔

اجزاء قیاس حملی۔ قیاس حملی کے اجزاء یہ ہیں **مقدمہ**۔ صغریٰ۔ کبریٰ۔ حد اوسط۔

تعریف مقدمہ۔ جو قضیہ قیاس کا جزو بنایا گیا ہو اس کو مقدمہ کہتے ہیں۔

تعریف صغریٰ۔ قیاس کے جس مقدمہ میں اصغر واقع ہوا ہو اسکو صغریٰ کہتے ہیں۔

تعریف کبریٰ۔ قیاس کے جس مقدمہ میں اکبر واقع ہوا ہو اس مقدمہ کو کبریٰ کہتے ہیں۔

تعریف حد اوسط۔ قیاس کے اس جزو کو جو صغریٰ و کبریٰ میں مکرر واقع ہوا ہو حد اوسط کہتے ہیں۔

تعریف قرینہ وضرب وشکل۔ (۱) قرینہ وضرب۔ صغریٰ و کبریٰ کے باہم ملنے کا نام قرینہ وضرب ہے۔

(۲) شکل۔ حد اوسط کو اصغر و اکبر کا موضوع یا محمول بنانے سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اس ہیئت کو شکل کہتے ہیں۔

تقسیم شکل۔ شکل کی چار قسمیں ہیں شکل اول شکل دوم شکل سوم شکل چہارم۔

تعریف شکل اول۔ وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ کا محمول اور کبریٰ کا موضوع واقع ہوئی ہو شکل اول کہلائے گی جیسے عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے نتیجہ ہوا کہ۔ عالم حادث ہے۔

تعریف شکل دوم۔ وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ و کبریٰ دونوں کا محمول واقع ہوئی ہو شکل دوم کہلاتی ہے جیسے کل انسان حیوان ہیں اور نہیں ہے کوئی پتھر حیوان۔ نتیجہ ہوا نہیں ہے کوئی انسان پتھر

تعریف شکل سوم ۔ وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ و کبریٰ دونوں کا موضوع واقع ہوئی ہو شکل سوم کہلاتی ہے جیسے کل انسان حیوان ہیں اور بعض انسان لکھنے والے ہیں نتیجہ ہوا بعض حیوان لکھنے والے ہیں ۔

تعریف شکل چہارم ۔ وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ کا موضوع اور کبریٰ کا محمول واقع ہوئی ہو شکل چہارم کہلاتی ہے جیسے کل انسان حیوان ہیں اور بعض انسان لکھنے والے ہیں نتیجہ ہوا بعض حیوان لکھنے والے ہیں ۔

شرائط انتاج اشکال اربعہ و ضروب اشکال اربعہ ۔ چاروں شکلوں سے نتیجہ پیدا ہونگی شرطیں اور ان کے ضروب حسب ذیل ہیں ۔

الف شرائط انتاج شکل اول و ضروب ۔ چونکہ شکل اول سے نتیجہ بین و بدیہی طور پر ظاہر ہوتا ہے اور ذہن بھی بلا فکر و تامل اس سے نتیجہ پیدا کرنے کی طرف بالطبع سبقت کرتا ہے اسلئے اسکو اشرف الاشکال کہتے ہیں ۔ اس کے انتاج کی دو شرطیں ہیں ۔ صغریٰ کا موجبہ ہونا ۔ کبریٰ کا کلیہ ہونا اگر یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں یا ان میں کی کوئی ایک نہ پائی جائے تو نتیجہ پیدا نہ ہوگا جس طرح تامل سے معلوم ہو سکتا ہے

احتمال عقلی نسبت ضروب ۔ اگرچہ ہر شکل سے سولہ ضربیں پیدا ہونا قرین قیاس ہے اسلئے کہ ہر شکل کے صغریٰ کی چار حالتیں ہونگی ۔ [۱] موجبہ کلیہ ۔ [۲] موجبہ جزئیہ ۔ [۳] سالبہ کلیہ ۔ [۴] سالبہ جزئیہ ۔ اور کبریٰ کی بھی چار حالتیں ہونگی [۱] موجبہ کلیہ ۔ [۲] موجبہ جزئیہ ۔ [۳] سالبہ کلیہ ۔ [۴] سالبہ جزئیہ چار کو چار میں ضرب دینے سے سولہ ہی ہوتی ہیں مگر شکل اول کے دو شرائط بالا یعنے ایجاب صغریٰ کلیت کبریٰ نے سولہ میں سے بارہ احتمال کو ساقط کر دیا اور چار کو باقی رکھا ۔

شکل اول کے بارہ ساقط شدہ احتمال				شکل اول کے نتیجہ اور باقی چار احتمال	
۱	صغریٰ سالبہ کلیہ ۔ کبریٰ سالبہ کلیہ ۔	۷	صغریٰ سالبہ جزئیہ ۔ کبریٰ موجبہ کلیہ	۱	صغریٰ موجبہ کلیہ ۔ کبریٰ موجبہ کلیہ ۔ نتیجہ موجبہ کلیہ ۔ جیسے کل ج ب و کل ب د ۔ نتیجہ کل ج د ۔
۲	صغریٰ سالبہ کلیہ کبریٰ سالبہ جزئیہ	۸	صغریٰ سالبہ جزئیہ کبریٰ موجبہ جزئیہ	۲	صغریٰ موجبہ کلیہ ۔ کبریٰ سالبہ کلیہ ۔ نتیجہ سالبہ کلیہ ۔ جیسے کل انسان حیوان ہیں اور نہیں ہے کوئی حیوان پتھر نتیجہ نہیں ہے کوئی انسان پتھر
۳	صغریٰ سالبہ کلیہ کبریٰ موجبہ کلیہ	۹	صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ موجبہ جزئیہ	۳	صغریٰ موجبہ جزئیہ ۔ کبریٰ موجبہ کلیہ نتیجہ موجبہ جزئیہ جیسے بعض حیوان فرس ہیں اور ہر فرس ہنہناتا ہے نتیجہ بعض حیوان ہنہناتے ہیں
۴	صغریٰ سالبہ کلیہ کبریٰ موجبہ جزئیہ	۱۰	صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ سالبہ جزئیہ	۴	صغریٰ موجبہ جزئیہ ۔ کبریٰ سالبہ کلیہ ۔ نتیجہ سالبہ جزئیہ جیسے بعض حیوان ناطق ہیں اور نہیں ہے کوئی ناطق ناہق نتیجہ نہیں بعض حیوان ناہق
۵	صغریٰ سالبہ جزئیہ ۔ کبریٰ سالبہ کلیہ	۱۱	صغریٰ موجبہ جزئیہ کبریٰ موجبہ جزئیہ		**فائدہ** ۔ موجبہ کلیہ کا انتاج محصورات اربعہ کا انتاج شکل اول کا خاصہ ہے نیز صغریٰ کا فعلیہ ہونا بھی شکل اول کے لئے شرط ہے الحاصل شکل اول کے لئے کیفاً ایجاب صغریٰ اور کماً کلیت کبریٰ اور جہتاً فعلیت صغریٰ شرط ہے ۔
۶	صغریٰ ۔ سالبہ جزئیہ کبریٰ سالبہ جزئیہ ۔	۱۲	صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ سالبہ جزئیہ		

ب شرائط انتاج شکل دوم و ضروب منتجہ شکل دوم کے انتاج کی دو شرطیں ہیں۔ بحسب کیف یعنے بحسب ایجاب و سلب (۱) اختلاف صغریٰ و کبریٰ یعنے اگر صغریٰ موجبہ ہو تو کبریٰ کا سالبہ ہونا اور اگر کبریٰ موجبہ ہو تو صغریٰ کا سالبہ ہونا بحسب کم یعنے بحسب کلیت و جزئیت (۲) کلیت کبریٰ اگر یہ شرائط نہ پائے جائیں گے تو ظہور نتیجہ میں اختلاف ہوگا جو باعث عدم انتاج ہے۔

فائدہ۔ شکل دوم کا نتیجہ ہمیشہ سالبہ ہوا کرتا ہے۔

ضروب شکل دوم۔ شکل دوم کے ضروب منتجہ بھی حسب ذیل چار ہیں۔

۱	صغریٰ موجبہ کلیہ۔ کبریٰ سالبہ کلیہ۔ نتیجہ سالبہ کلیہ جیسے کل انسان حیوان ہیں اور نہیں ہے کوئی پتھر حیوان۔ نتیجہ نہیں ہے کوئی انسان پتھر۔
دلیل	اسلئے کہ اسکے کبریٰ کا عکس جو نہیں ہے کوئی حیوان پتھر ہے اس عکس کو صغریٰ سے ملایا جائے تو یہ شکل اول۔ کل انسان حیوان ہیں اور نہیں ہے کوئی حیوان پتھر۔ پیدا ہوگی جس کا نتیجہ بداہۃً نہیں ہے کوئی انسان پتھر ہی ہوگا۔
۲	صغریٰ سالبہ کلیہ۔ کبریٰ موجبہ کلیہ نتیجہ سالبہ کلیہ جیسے نہیں ہے کوئی انسان ناہق اور ہر گدھا ناہق ہے نتیجہ نہیں ہے کوئی انسان گدھا۔
دلیل	اسلئے کہ اسکے صغریٰ کا عکس جو نہیں ہے کوئی ناہق انسان ہے اس کو کبریٰ بنایا جاوے تو یہ شکل اول کل گدھے ناہق ہیں اور نہیں ہے کوئی ناہق انسان پیدا ہوگی جس کا نتیجہ نہیں ہے کوئی گدھا انسان ہوگا۔ پھر اس نتیجے کا عکس کیا جائے تو نہیں ہے کوئی انسان گدھا نتیجہ مطلوبہ بالاہی ہوگا۔
۳	صغریٰ موجبہ جزئیہ۔ کبریٰ سالبہ کلیہ۔ نتیجہ سالبہ جزئیہ جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور نہیں کوئی گدھا انسان نتیجہ نہیں ہیں بعض حیوان گدھا۔
۴	صغریٰ سالبہ جزئیہ۔ کبریٰ موجبہ کلیہ نتیجہ سالبہ جزئیہ جیسے بعض حیوان انسان نہیں ہیں اور ہر ناطق انسان ہے نتیجہ بعض حیوان ناطق نہیں ہیں۔

ج شرائط انتاج شکل سوم و ضروب منتجہ شکل سوم کے انتاج کی بھی دو شرطیں ہیں (۱) ایجاب صغریٰ (۲) صغریٰ و کبریٰ میں سے کسی ایک کا کلیہ ہونا۔

ضروب شکل سوم۔ شکل سوم کے ضروب منتجہ حسب ذیل چھ ہیں۔

ضرب اول	کل انسان حیوان ہیں اور کل انسان ناطق ہیں نتیجہ بعض حیوان ناطق ہیں	ضرب دوم	کل انسان حیوان ہیں اور نہیں ہے کوئی انسان صاہل نتیجہ بعض حیوان نہیں صاہل ہیں
ضرب سوم	بعض حیوان انسان ہیں اور کل حیوان حساس ہیں نتیجہ بعض انسان حساس ہیں۔	ضرب چہارم	بعض حیوان انسان ہیں اور نہیں ہے کوئی حیوان پتھر نتیجہ بعض انسان نہیں ہے پتھر۔
ضرب پنجم	کل انسان حیوان ہیں اور بعض انسان لکھنے والے ہیں نتیجہ بعض حیوان لکھنے والے ہیں۔	ضرب ششم	کل انسان حیوان ہیں اور بعض انسان لکھنے والے نہیں ہیں نتیجہ بعض حیوان لکھنے والے نہیں ہیں۔

وجہ عدم ذکر شرائط شکل چہارم شکل چہارم کے شرائط انتاج بکثرت ہونے اور ان کا ذکر بیفائدہ ہونے کے سبب اس مختصر رسالے میں ان کو چھوڑ دیا گیا علیٰ ہذا بیان شرائط اشکال اربعہ بجب جہت نہیں لکھا گیا۔

فائدہ۔ جملہ اشکال کے نتائج پر نظر تامل کرنے سے تمکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ ہر قیاس کا نتیجہ اس کے ادنیٰ و خسیس مقدمہ کے تابع ہوا کرتا ہے یعنے قیاس کا کوئی مقدمہ موجبہ اور کوئی سالبہ ہو تو نتیجہ سالبہ کے تابع اور کوئی مقدمہ کلیہ اور کوئی جزئیہ ہو تو نتیجہ جزئیہ کے تابع ہوا کرتا ہے لہذا جو قیاس قضیۂ موجبہ و سالبہ سے مرکب ہو تو منتج بسالبہ ہوگا اور جو قیاس قضیہ کلیہ و جزئیہ سے مرکب ہو تو منتج بجزئیہ ہوگا اور جو قیاس دو کلیوں سے مرکب ہو تو کبھی منتج بکلیہ اور کبھی منتج بجزئیہ ہوگا۔

قیاس اقترانی مرکب از شرطیات کے اشکال اربعہ

جس طرح قیاس اقترانی میں ترکیب حملیات سے اشکال اربعہ و ضروب منتجہ و شرائط اشکال وغیرہ ہوا کرتے ہیں اسی طرح ترکیب شرطیات سے بھی خواہ متصلہ ہوں یا منفصلہ حسب ذیل اشکال اربعہ پیدا ہوا کرتے ہیں:۔

(۱) اشکال قیاس اقترانی مرکب از شرطیات متصلہ۔

الف ۔ شکل اول شرطیہ متصلہ جیسے جب کبھی زید انسان ہوگا تو حیوان ہوگا اور جب کبھی حیوان ہوگا تو جسم ہوگا۔ نتیجہ۔ جب کبھی زید انسان ہوگا تو جسم ہوگا۔

ب ۔ شکل دوم شرطیہ متصلہ جیسے جب کبھی زید انسان ہوگا تو حیوان ہوگا اور نہیں ہے البتہ کہ جب کبھی زید پتھر ہوگا تو حیوان ہوگا۔ نتیجہ۔ نہیں ہے البتہ کہ اگر زید انسان ہوگا تو پتھر ہوگا۔

ج ۔ شکل سوم شرطیہ متصلہ جیسے جب کبھی زید انسان ہوگا تو حیوان ہوگا اور جب کبھی زید انسان ہوگا تو لکھنے والا ہوگا۔ نتیجہ۔ جب کبھی زید حیوان ہوگا تو لکھنے والا ہوگا۔

(۲) اشکال قیاس اقترانی مرکب از شرطیات منفصلہ۔

الف شکل اول شرطیہ منفصلہ جیسے۔ یا ہر آ ب ہوگا یا ہر ج د ہوگا اور دائماً ہر د ہ ہوگا یا ہر د ز۔ نتیجہ۔ دائماً یا ہر آ ب ہوگا یا ہر ج ہ یا ہر د ز۔

قیاس اقترانی شرطی مرکب از حملیہ و متصلہ۔ قیاس اقترانی شرطی مرکب از حملیہ و متصلہ جیسے جب کبھی ہوگا اب جم۔ پس ہر ج آ ہوگا اور ہر ہ آ۔ جب کبھی ہوگا اب جم پس ہر ج ہ

علیٰ ہذا باقی اقسام و امثلہ سمجھ لو۔

قیاس استثنائی کی ترکیب شرطیہ وحملیہ سے۔ قیاس استثنائی جس کا بیان آغاز بحث قیاس میں گزرا دو قضیوں سے مرکب ہوا کرتا ہے ایک شرطیہ۔ دوسرا حملیہ۔ چونکہ ان کے درمیان حرف استثنا یعنے الا یا اس کے مانند کوئی حرف لایا جاتا ہے اسی واسطے اس کو قیاس استثنائی کہا کرتے ہیں۔

صور انتاج استثنائی در متصلہ ومنفصلہ۔ قیاس استثنائی کا شرطیہ اگر متصلہ ہوگا تو اس کے انتاج کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) عین مقدم کا استثنا، عین تالی کا منتج ہوگا جیسے جب کبھی سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا لیکن سورج نکلا ہے۔ کا نتیجہ۔ پس دن موجود ہے۔ ۲۔ نقیض تالی کا استثنا، رفع مقدم کا منتج ہوگا جیسے۔ جب کبھی سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا لیکن دن موجود نہیں ہے۔ کا نتیجہ۔ سورج نکلا نہیں ہے۔

اگر منفصلہ حقیقیہ ہوگا تو اس کے انتاج کی بھی دو صورتیں ہیں۔ (۱) مقدم و تالی میں سے کسی کے عین کا استثناء نقیض آخر کا منتج ہوگا جیسے۔ یا یہ عدد زوج ہوگا یا فرد لیکن زوج ہے۔ کا نتیجہ۔ فرد نہیں ہے۔ (۲) کسی کے نقیض کا استثناء عین آخر کا منتج ہوگا جیسے یا یہ عدد زوج ہوگا یا فرد لیکن فرد نہیں ہے۔ کا نتیجہ۔ زوج ہے۔

اگر منفصلہ مانعۃ الجمع ہوگا تو مقدم و تالی میں سے کسی کے عین کا استثنا، نقیض آخر کا منتج ہوگا جیسے یا یہ شے انسان ہوگی یا شجر لیکن انسان ہے۔ کا نتیجہ شجر نہیں ہے۔

اگر منفصلہ مانعۃ الخلو ہوگا تو مقدم و تالی سے کسی کے نقیض کا استثناء عین آخر کا منتج ہوگا جیسے یا یہ شے لاشجر ہوگی یا لاحجر لیکن شجر ہے۔ کا نتیجہ۔ لاحجر ہے۔

تنبیہ۔ مباحث قیاس کا اجمالی بیان ختم ہوا جس کی تفصیل مبسوط کتابوں میں موجود ہے اور لواحق قیاس یعنے استقراء وتمثیل کا بیان شروع کیا جاتا ہے۔

فصل نہم۔ استقراء میں

تعریف استقراء۔ کسی کلی کے اکثر جزئیات میں کسی حکم کا پایا جانا دیکھکر وہی حکم اس کلی کے جملہ جزئیات پر لگا دینا استقراء کہلاتا ہے۔ مثلاً۔ انسان۔ فرس۔ بعیر۔ حمیر۔ طیور۔ سباع۔ کو چباتے وقت نیچے کا جبڑا ہلاتے دیکھکر تمہارا اس طرح حکم لگا دینا کہ تمام حیوان چباتے وقت اپنے نیچے کے جبڑے کو ہلایا کرتے ہیں۔ استقراء ہے

ظنیت استقراء۔ استقراء سے حکم یقینی نہیں حاصل ہوتا بلکہ حکم ظنی حاصل ہوتا ہے اسلئے کہ ممکن ہے کہ کلی کی کوئی ایسی فرد بھی نکل آوے جس میں یہ حکم نہ پایا جاتا ہو جس طرح مشہور ہے کہ تمساح یعنے نگر چباتے وقت نیچے کے جبڑے کو نہیں ہلاتا بلکہ اوپر کے جبڑے کو ہلایا کرتا ہے۔

فصل دہم۔ تمثیل۔ دوران و طرد و عکس و سبر و تقسیم میں

تعریف تمثیل۔ دو جزئیوں میں کسی معنی کی شرکت پائی جانے سے جو حکم ایک جزئی کے لئے لگایا گیا ہو وہی حکم دوسری جزئی پر لگا دینا تمثیل کہلاتا ہے۔ مثلاً عالم یعنے جہان کو گھر کے مانند مرکب دیکھکر ہمارا اس طرح حکم لگا دینا عالم مرکب ہے پس وہ حادث ہے مانند گھر کے۔

دوران و طرد و عکس و سبر و تقسیم۔ علماء اصول نے اس بات کے اثبات کیلئے دو جزئیوں میں جو امر مشترک ہے وہی ان دونوں کے حکم کی علت ہے چند طریقے مقرر فرمائے ہیں جن میں سے دو عمدہ طریقے یہاں لکھے جاتے ہیں۔ دوران یعنے طرد و عکس۔ سبر و تقسیم۔

تعریف دوران یعنے طرد و عکس۔ معنی مشترک کے ساتھ ساتھ وجوداً و عدماً حکم کا دائر ہونا۔ یعنے معنی مشترک پایا جائے تو حکم بھی پایا جانا اور معنی مشترک نہ پایا جائے تو حکم بھی نہ پایا جانا۔ متاخرین اسے دوران اور متقدمین طرد و عکس کہتے ہیں جو معنی مشترک کے علت حکم ہونے پر دلیل ہوتا ہے۔

تعریف سبر و تقسیم۔ اصل کے جملہ اوصاف پر نظر ڈالنے کے بعد ثابت ہو جانا کہ معنی مشترک کے سوا اور کوئی معنی علت حکم بننے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اسلئے کہ اگر جملہ اوصاف قابلیت رکھتے ہوتے تو چاہئیے تھا کہ جہاں وہ اوصاف پائے جاتے حکم بھی پایا جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ معنی مشترک ہی علت حکم ہیں نہ غیر سبر و تقسیم کہلاتا ہے۔ مثلاً مثال مذکور بالا ہی کو دیکھو کہ گھر کے حادث ہونے پر علت دریافت کرنے کے لئے اس کے جملہ اوصاف امکان۔ وجود۔ جوہریت۔ جسمیت۔ تالیف پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو بجز وصف تالیف کے کسی وصف کو علت حدوث بننے کے قابل نہیں پاتے کیونکہ امکان۔ وجود۔ جوہر جسم اور جگہ بھی پائے جاتے ہیں

مگر ان میں حدوث نہیں پایا جاتا جیسے واجب الوجود تعالیٰ شانہٗ۔ جواہر مجردہ۔ اجسام اثیریہ کہ ان میں کوئی حادث نہیں۔

فصل یازدہم۔ قیاس خُلف میں

تعریف قیاس خلف۔ مدعیٰ کا اپنے مدعیٰ کو اس کے نقیض کے ابطال سے ثابت کرنا قیاس خلف کہلاتا ہے۔ جو دو قیاسوں سے مرکب ہوتا ہے۔

اجزاء ترکیبی قیاس خلف۔ قیاس خلف جن دو قیاسوں سے ترکیب پاتا ہے وہ دو قیاس یہ ہیں۔ اقترانی شرطی۔ استثنائی۔

اقترانی شرطی جس میں صغریٰ و کبریٰ دونوں شرطیہ متصلہ ہوا کرتے ہیں۔ استثنائی جس میں ایک مقدمہ یعنے صغریٰ لزومیہ ہوتا ہے جو قیاس اول کا نتیجہ ہے۔ دوسرا مقدمہ یعنے کبریٰ میں نقیض تالی لزومیہ کا استثناء ہوتا ہے۔

مثال اجمالی کلّی قیاس خلف۔ قیاس خُلف کی مجملی مثال اس طرح سمجھو کہ ہم نے کسی بحث میں مثلاً کہا کہ۔ یہ مدعیٰ ہمارا ثابت ہے پھر اس پر یہ پہلا قیاس اقترانی شرطی ہم نے پیش کیا۔ اگر ہمارا مدعیٰ ثابت نہو گا تو اس مدعیٰ کی نقیض ثابت ہوگی۔ اور جب کبھی نقیض ثابت ہوگی تو محال ثابت ہوگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر ہمارا مدعیٰ ثابت نہو گا تو محال ثابت ہوگا۔ اس نتیجے کو صغریٰ اور اس صغریٰ کے تالی کا استثناء کر کے اس کو کبریٰ بنا کر یوں دوسرا قیاس استثنائی ظاہر کیا کہ۔ اگر مدعیٰ ثابت نہو تو محال ثابت ہوگا لیکن محال ثابت نہیں۔ پس بالضرور مدعیٰ ہی ثابت ہوگا ورنہ ارتفاع نقیضین لازم آئے گا۔

مثال جزئی قیاس خلف۔ اگر زیادہ وضاحت چاہتے ہو تو اس مثال جزئی سے قیاس خلف کو سمجھو۔ مثلاً یہ ہمارا دعویٰ۔ ہر انسان حیوان ہے۔ صادق ہے۔ اگر صادق نہیں تو اسکا نقیض بعض انسان حیوان نہیں ہیں۔ صادق ہوگا جب کبھی بعض انسان حیوان نہیں ہیں صادق ہوگا تو محال لازم آئے گا۔ نتیجہ اس قیاس اقترانی شرطی کا یہ ہوگا۔ جب کبھی مدعیٰ ثابت نہو گا تو محال لازم آئے گا۔ اس نتیجے کو صغریٰ سمجھکر اس کا کبریٰ یہ کہو لیکن محال ثابت نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ عدم ثبوت مدعیٰ ثابت نہیں لابد مدعیٰ ہی ثابت ہوا۔ کہ انسان حیوان ہے۔

فصل دوازدہم۔ صورت و مادۂ قیاس میں

تعریف صورت قیاس ۔ قیاس کے بعض مقدمات کو بعض کے پاس ترتیب وار رکھدینے سے جو ایک ہیئت حاصل ہو جاتی ہے اس ہیئت کا نام صورت قیاس ہے جس کو تم نے اشکال اربعہ منتجہ اور ان کے شرائط انتاج میں جان لیا ہے ۔

تعریف مادۂ قیاس ۔ قیاس کے مقدمات کا نام مادہ قیاس ہے ۔ مواد اقیسہ کی تفصیل و توضیح و بسط و تنقیح کا اہتمام جملہ متقدمین کو حتی کہ شیخ رئیس کو بھی بہت زیادہ رہا ہے کیونکہ مواد اقیسہ کی شناخت منطقیین کے لئے ایک ضروری و کار آمد چیز ہے مگر متاخرین نے ایک غیر ضروری چیز کی بحث میں جو صورت قیاس اور قیاس شرطیات متصلہ و منفصلہ ہے ۔ نہایت شرح و بسط کے ساتھ قیل و قال کر کے بحث مواد اقیسہ کو صرف بیان حدود صناعات خمس پر محدود کر دیا ہے نہیں معلوم کس امر نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا ہے ورنہ درحقیقت دانشمندی تو یہ ہے کہ ان مباحث جلیل الشان کی طلب نہ ترک کی جائے اور کتب متقدمین سے استفادہ کیا جائے پس اے پیارے طلبہ تمکو میری نصیحت پر عمل کرنا ایک لازمی امر ہے اسلئے تعسب ذیل اقیسہ کی تقسیم کو جو باعتبار مواد پانچ قسموں پر منقسم ہے خوب سنو اور یاد رکھو ۔

تقسیم قیاس باعتبار مواد ۔ قیاس کی باعتبار اس کے مواد کے پانچ قسمیں ہیں ۔ برہانی[1] جدلی[2] ۔ خطابی[3] ۔ شعری[4] ۔ سفسطی[5] ۔ ان پانچ قسموں کا نام صناعات خمسہ ہے ۔

فصل ستر ہویں ۔ برہان و اقسام بدیہیات میں

تعریف برہان ۔ جو قیاس کہ یقینیات سے مرکب ہو برہان کہلاتا ہے خواہ یقینیات بدیہیہ ہوں ۔ یا نظریہ جو بدیہیہ تک پہنچاتے ہوں ۔ لہذا برہان کو صرف بدیہیات سے مرکب جاننا خلاف واقع ہے ۔

تقسیم بدیہیات ۔ بدیہیات کی چھ قسمیں یہ ہیں ۔ اولیات[1] ۔ فطریات[2] ۔ حدسیات[3] ۔ مشاہدات[4] ۔ تجربیات[5] ۔ متواترات[6] ۔

تعریف اولیات ۔ وہ قضایا کہ جن کی طرف عقل بغیر کسی واسطہ کے محض التفات و تصور سے صدق کا قطعاً حکم لگا دیتی ہو اولیات کہلاتے ہیں جیسے یہ قضیہ کل جزء سے بڑا ہوتا ہے ۔

تعریف فطریات ۔ وہ قضایا کہ جن پر حکم لگانے میں عقل کسی ایسے واسطہ کی محتاج

ہوا کرتی ہو جو ہمیشہ ذہن نشین رہتا ہے فطریات کہلاتے ہیں جن کا نام قضایا قیاسا تہا معہا بھی ہے۔ جیسے یہ قضیہ چار جفت ہیں۔ جو شخص چار کے مفہوم کا اور جفت کے مفہوم کا تصور کرے گا کہ منقسم بمتساویین کا نام جفت ہے۔ تو فوراً اس مفہوم کے واسطہ سے چار کے جفت ہونے پر یقینی حکم لگا دے گا۔ اور جیسے یہ قضیہ ایک دو کا آدھا ہوتا ہے۔ جو شخص ایک اور آدھے کے مفہوم کا تصور کرے گا فوراً قضیہ مذکورہ کے حکم کا یقین کرلے گا

تعریف حدس وحدسیات۔ مبادی کا فکر کی حرکت کے بغیر دفعتہً ظاہر ہو جانا حدس ہے۔ اور جن قضایا میں حدس ہو حدسیات کہلاتے ہیں۔

فرق مابین حدس و فکر۔ فکر میں نفس کو دو حرکتیں کرنی پڑتی ہیں۔ پہلی حرکت مطلوب کا حصول من وجہ ہوتے ہی عرضیات کے ذریعے سے مطلوب کے معانی و مبادی میں ایک نظر غائر ڈالنے کے لئے تاکہ مطلوب کے ساتھ ان معانی کی مناسبت معلوم ہو جائے۔ دوسری حرکت انھیں معانی غور کردہ شدہ کو ترتیب وار تدریجاً جوڑتے ہوئے مطلوب کی طرف واپس پلٹنے کے لئے۔

مذکورہ دو حرکتوں کی مثال۔ فرض کرو تم نے پہلے انسان کو اس کے عرضیات مثلاً کاتب۔ ضاحک ہونے کی وجہ سے جانا تھا اور اب اس کی ماہیت کے ادراک کی تم میں طلب پیدا ہوئی تو تم نے پہلے ذہن کو ان معانی کی طرف متحرک کیا جو تمہارے علم میں جمع تھے مثلاً جوہر جسم مطلق۔ نامی۔ حیوان۔ ناطق جن میں سے تم نے حیوان اور ناطق کو انسان کے مناسب پایا یہی تمہارے نفس کی پہلی تحریک ہے جس کا مبدا مطلوب کا عرضیات کے ذریعے سے معلوم ہونا اور منتہیٰ حیوان ناطق ہے پھر تم نے اس حیوان و ناطق کو ترتیب دیکر حیوان کو جو جنس ہے مقدم اور ناطق کو جو فصل ہے موخر رکھ کے حیوان ناطق کہا یہی تمہارے نفس کی دوسری تحریک ہے جسکے بعد مطلوب حاصل ہو گیا۔ اور حدس میں ذہن کا انتقال مطلوب سے مبادی کی طرف اور مبادی سے مطلوب کی طرف بغیر حرکت فکریہ کے یکبارگی ہو جاتا ہے۔

فائدہ۔ حدس اکثر شوق و تعب کے بعد اور کبھی بغیر شوق و تعب کے بھی ہو جاتا ہے بعض کا حدس بعض کے مخالف۔ بعض افراد کا حدس اس درجہ قوی ہوتا ہے کہ ان کو اکثر مطالب حدس سے حاصل ہو جایا کرتے ہیں جیسے انبیاء۔ اولیاء۔ حکماء۔ کہ قوت قدسیہ سے

ان کی مدد کی جاتی ہے۔ بعض افراد کا حدس ضعیف و قلیل ہوتا ہے بعض افراد کو اُن کی کمال بلادت کیوجہ سے حدس ہوتا ہی نہیں۔ علیٰ ہذا اشخاص و اوقات کے اختلاف سے اشیا کی بداہت و نظریت میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ بہت سے امور ہیں جو صاحبِ قوت قدسیہ کے نزدیک بدیہی ہیں اور فاقد قوت قدسیہ کے نزدیک نظری۔

تعریف مشاہدات۔ وہ قضایا جن میں مشاہدہ اور احساس کے ذریعے سے حکم لگایا جاتا ہو مشاہدات کہلاتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ حسیات۔ وجدانیات۔

حسیات۔ جن کا ادراک پانچ حواس ظاہری یعنے باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ میں سے کسی ایک حس کے ذریعہ کیا جاتا ہو۔

وجدانیات۔ جن کا ادراک پانچ حواس باطنی یعنے حس مشترک جو مدرک صور ہے خیال جو خزانہ حس مشترک ہے۔ وہم جو مدرک معانی شخصیہ جزئیہ ہے۔ متصرفہ جو صور و معانی میں تحلیل و ترکیب تصرف کیا کرتا ہے۔ حافظ جو معانی جزئیہ کا خزانہ ہے۔ میں سے کسی ایک حس کے ذریعہ کیا جاتا ہو جیسے اپنی بھوک پیاس کا ادراک۔

تنبیہ۔ محض عقل سے جن اشیا کا ادراک ہوتا ہو یعنے کلیات وجدانیات میں داخل نہیں ہیں۔

تعریف تجربیات۔ وہ قضایا کہ جن میں بارہا کے مشاہدہ کرنے اور خلاف نہ واقع ہونے کے بعد عقل نے ایک حکم کلی لگا دیا ہو تجربیات کہلاتے ہیں جیسے یہ حکم سقمونیا مسہل صفرا ہے۔

تعریف متواترات۔ وہ قضایا جن میں ایسی جماعت کی خبر کے واسطہ سے۔ جنکے کذب پر متفق ہونے کو عقل محال جانتی ہو۔ حکم لگایا گیا ہو۔ متواترات کہلاتے ہیں۔

اختلاف در تعداد جماعت خبر دہندہ۔ جماعت خبر دہندہ کے اقل عدد میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض نے چار اشخاص کو بعض نے دس اشخاص کو۔ بعض نے چالیس اشخاص کو اقل عدد ٹھیرایا ہے۔ حق یہ ہے کہ حال مخبرین کے اختلاف اور واقعہ کے اختلاف کی وجہ سے عدد کا تعین نہیں ہوسکتا۔ اسلئے یہ ضابطہ ٹھرایا گیا ہے کہ انکی تعداد اس حد کو پہنچ جائے کہ مفید یقین ہو۔

فائدہ۔ بعض کا یہ خیال۔ کہ قیاس برہانی میں مقدمات نقلیہ کا استعمال نہیں کیا جاتا اسلئے کہ

نقل میں خطا و غلط کا احتمال لگا رہتا ہے تو ایسے مقدمات نقلیہ قیاس برہانی کے جو مفید یقین ہوتی ہے۔ کیونکر مبادی بن سکینگے۔ محض فساد پر مبنی ہے اسلئے کہ جب نقل میں نقل کی شرائط کی رعایت کی جائے اور عقل کو اس کے ساتھ شریک کیا جائے تو نقل بھی مفید یقین ہوتی ہے ہاں اس نری نقل کی نسبت جس کے ساتھ عقل شریک نہ ہو خیال مذکور ظاہر کیا جائے تو بجا ہو سکتا ہے۔

فصل چہاردہم اقسام برہان میں

اقسام برہان۔ برہان کی دو قسمیں ہیں۔ لمی۔ انی۔

تعریف برہان لمی۔ برہان لمی ہوگا اگر اس میں اکبر کا حکم اصغر کے لئے ثابت کرنیکو حداوسط جس طرح ذہن میں علت ہو۔ واقع میں بھی علت ہو جیسے اس قیاس میں۔ زید کو بخار ہے۔ اسلئے کہ اس کے اخلاط متعفن ہیں اور جس کے اخلاط متعفن ہوں اُسے بخار ہوتا ہے۔ نتیجہ ہوا زید کو بخار ہے۔ تعفن اخلاط۔ حداوسط۔ جس طرح ثبوت بخار کی علت ذہن میں ہے اسی طرح واقع میں بھی ہے۔ مفید علیت ولمیت ہونے کے سبب اس قیاس کا نام لمی رکھا گیا۔

تعریف برہان انی۔ برہان انی ہوگا اگر اس میں حداوسط۔ علت حکم ذہن میں ہو اور واقع میں علت نہ ہو بلکہ معلول ہو جیسے اس قیاس میں زید کے اخلاط متعفن ہیں اسلئے کہ زید کو بخار ہے اور ہر بخار والے کی اخلاط متعفن ہوتی ہیں نتیجہ ہوا۔ زید کے اخلاط متعفن ہیں۔ بخار حداوسط۔ خلطوں کے متعفن ہونے کی علت صرف ذہن میں واقع ہوا ہے نہ فی الواقع کیونکہ فی الواقع خلطوں کا متعفن ہونا بخار کی علت ہے۔

فصل پانزدہم۔ قیاس جدلی میں

تعریف قیاس جدلی۔ اس قیاس کو جس کی ترکیب۔ مقدمات مشہورہ سے یا ان مقدمات سے جن کو مدعی تسلیم کرتا ہو۔ خواہ وہ مقدمات صادق ہوں یا کاذب۔ قیاس جدلی کہتے ہیں۔ قیاس جدلی سے غرض۔ الزام خصم ہوتی ہے یا اپنی رائے کی حفاظت۔

مقدمات مشہورہ یعنے وہ مقدمات جن پر قوم کی رائے نے اتفاق کیا ہو۔ عام مصلحت کے لحاظ سے جیسے یہ مقدمات انصاف اچھی خو ہے۔ ظلم بری خصلت ہے چور کو قتل کرنا واجب ہے یا نرم دلی کے لحاظ سے جیسے اہل ہند کا یہ مقولہ کسی حیوان کو

وضع کرتا بڑا ہے۔ یا خلقی و مزاجی انفعال کے لحاظ سے۔ اسلئے کہ امزجہ و عادات کو اعتقادات میں بہت بڑا دخل ہوتا ہے حتیٰ کہ رفتہ رفتہ ان سے رسوم میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ سخت دل۔ اہل شر سے انتقام کو اچھا سمجھتے ہیں اور نرم دل عفو کو اچھا جانتے ہیں۔

مشہورات اقوام۔ ہر قوم کے مشہورات خاص اور صنعت جدا ہوتی ہے مثلاً فاعل کا مرفوع ہونا اور مفعول کا منصوب ہونا۔ مضاف الیہ کا مجرور ہونا۔ نحویوں کے مشہورات سے ہیں۔ امر کا وجوب کیلئے آنا۔ اصولیین کے مشہورات سے ہے۔

فرق مشہورات و اولیات۔ گو بظاہر مشہورات۔ اولیات سے مشابہ ہوتے ہیں مگر بغور دیکھو تو دونوں میں بڑا فرق ہے وہ یہ کہ مشہورات میں اتفاق آرا کا لحاظ ہوتا ہے اور اولیات میں یہ لحاظ نہیں ہوتا۔

فصل شانزدہم۔ قیاس خطابی میں

تعریف قیاس خطابی۔ قیاس مفید ظن کا نام قیاس خطابی ہے جس کے مقدمات مقبولات یا مظنونات ہوتے ہیں۔

مقبولات۔ ایسے اشخاص سے جنکے ساتھ حسن ظن وابستہ ہو جیسے اولیاء۔ حکماء جو قضایا حاصل کئے گئے ہوں مقبولات کہلاتے ہیں لیکن انبیا علیٰ نبینا وعلیہم السلام سے جو قضایا حاصل کئے گئے ہوں قیاس خطابی میں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ ایک سچے مخبر کی سچی خبریں ہیں جس کا صدق معجزے سے ثابت ہے پس وہم و خطا کو ان میں اصلاً دخل نہیں۔ لہٰذا ان قضایا سے جو قیاس مرکب ہوں وہ براہانی ہیں جن کے مقدمات یقینی ہوتے ہیں۔

مظنونات۔ ایسے قضایا جن میں عقل ظن غالب کے تابع ہوکر حکم لگاتی ہو مظنونات کہلاتے ہیں جیسے اس قضیہ کا حکم۔ فلاں شخص شب کو گردش کیا کرتا ہے اور جو شخص شب کو گردش کیا کرتا ہو وہ چور ہے۔ نتیجہ ہوا۔ فلاں شخص چور ہے۔

فائدہ۔ حدسیات۔ تجربیات اور وہ متواترات جن کی علت کا شعور نہ ہونے سے یا ان کے مخبرین کی تعداد حد تواتر کو نہ پہنچنے سے حد جزم کو نہ پہنچے ہوں۔ انہی مظنونات میں داخل ہیں۔

منفعت قیاس خطابی۔ اس قیاس خطابی کی بڑی منفعت یہ ہے کہ اسکے بموجب عمل اور اس کے خلاف سے احتراز ہو تو امور دنیا و آخرت کے بند و بست کا طریقہ درست ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے اکثر مشاہیر حکما و واعظین کے کلام میں یہ قیاس مستعمل ہوتا ہے لہٰذا یہ قیاس ایسے مقدمات سے مرکب ہونا چاہیے جو واعظین کے لئے معتقد ہوں اور سامعین کو سنکر سکوت کئے بغیر چارہ نہو۔

فصل ہفتدہم۔ قیاس شعری میں

تعریف قیاس شعری۔ جو قیاس ایسے خیالی قضایا سے مرکب ہو جن کے سننے سے نفس میں گرفتگی کا یا خوشی کا اثر پیدا ہو قیاس شعری کہلاتا ہے خواہ صادقہ قضایا ہوں یا ایسے کاذبہ جن کا وقوع محال نہو یا ایسے کاذبہ جن کا وقوع ممکن ہو۔

فائدہ۔ نفس جس قدر خیالی امور کا تابع ہوتا ہے اس قدر تصدیق کا تابع نہیں ہوتا۔

غرض قیاس شعری۔ نفس کو خوف و رغبت سے متاثر کرنا قیاس شعری کی اصلی غرض ہے۔

شروط قیاس شعری۔ قیاس شعری کی شروط یہ ہیں۔ کلام کا قانون لغت پر جاری ہونا۔ کلام کا ایسے نادر استعارات و عمدہ تشبیہات پر شامل ہونا جن کے سننے سے نفس میں اثر تازہ و مسرت بے اندازہ پیدا ہو۔ اسی واسطے محض سچی باتوں کا استعمال شعر میں جائز نہیں بلکہ جھوٹی اور خیالی باتوں کا استعمال مستحسن ہے۔ مولوی نظامی گنجوی نے فن شاعری جھوٹا فن ہونے کے سبب اپنے فرزند ارجمند کو شعر گوئی سے منع فرمایا ہے

بیت۔ در شعر مپیچ و در فن او ❊ چون اکذب اوست احسن او ❊ ایک شاعر نے نئے استعارات و تشبیہات سے اس شعر میں شراب کی تعریف کی ہے:۔

لها البدر کأس وهي شمس يديرها ❊ هلال وكم يبدو إذا مزجت نجم

شراب کو سورج اور کاسے کو بدر انگشتان مدیر کو ہلال اور شراب میں پانی یا گلاب ملاتے وقت جو بلبلے نمایاں ہوتے ہیں ان کو تارے قرار دیا ہے۔ دوسرے شاعر نے نئے انداز سے اپنے محبوب کا چاند ہونا ثابت کر دکھایا ہے:۔

لا تعجبوا من بلی غلالته ❊ قد زر ازراره علی قمر

اپنے محبوب کو چاند سے تشبیہ دیکر بقیاس شعری ثابت کیا ہے کہ محبوب پر جامۂ تنگ کے

پھٹ جانے سے تعجب مت کرو اسلئے کہ میرا محبوب چاند ہے جس پر جامۂ تنگ کے تکمے لگائے گئے ہیں اور جو چاند کہ ایسا ہو جامۂ تنگ اس پر پھٹے گا نتیجہ ہوا محبوب کا جامۂ تنگ بھی پھٹے گا۔

قیاس شعری کا منتج اجتماع نقیض ہونا۔ قیاس شعری کبھی منتج اجتماع نقیضین ہوتا ہے جیسے یہ قیاس شعری۔ میں اپنی حاجتوں کو زبان سے ظاہر نہیں کرتا آنسوؤں سے ظاہر کرتا ہوں۔ اور ہر ظاہر نہ کرنے والا ساکت اور ہر ظاہر کرنے والا متکلم ہوتا ہے نتیجہ ہوا۔ میں ساکت بھی ہوں متکلم بھی ہوں۔

منطقی شعر میں عدم شرط وزن۔ منطقی شعر میں وزن کی شرط نہیں لگاتے بلکہ وزن کو شعر کا حسن افزا جانتے ہیں۔ خوش آوازی کا بھی یہی حال ہے کہ جب کوئی شعر خوش آوازی کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا اثر دوبالا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جوش مسرت کے سبب سامعین اپنے جبّہ و دستار سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ یونان کے متقدمین حکما شعر پر بعید حریص تھے۔

فصل ہژدہم۔ قیاس سفسطی میں

تعریف قیاس سفسطی۔ قیاس سفسطی ہوگا اگر جھوٹی اور گھڑی ہوئی باتوں سے مرکب ہو مثلاً کسی ایسی چیز کو جو وجود رکھتی ہو لیکن محسوس نہ ہو محسوس چیز پر قیاس کر کے کہنا جسطرح ہر وجودی چیز کی طرف حسی اشارہ ہوتا ہے اس کی طرف بھی ہے۔ یا ایسے جھوٹے قضیوں سے مرکب ہو جو سچے قضیوں کے مشابہ ہوں۔

مراد از قضایا کاذبہ مشابہ صادقہ۔ جھوٹے قضیوں سے جو سچے قضیوں سے مشابہ ہوتے ہیں وہ قضیے مراد ہیں جن کو لفظاً۔ معناً سچے قضیوں سے مشابہت ہونے کے سبب عقل نے ان کو۔ قضایا اولیہ۔ یا مشہورہ یا مقبولہ یا مسلمہ باور کر لیا ہو اور یہی اشتباہ غلطی کا باعث ہو۔

فائدہ۔ اگر شریعت و عقل سے وہم کے حکم رد نہ ہوا کرتے تو اولیات و وہمیات میں ہمیشہ اشتباہ باقی رہتا۔

نفع بالعرض قیاس سفسطی۔ قیاس سفسطی محض کذب و اختراع پر مبنی ہونیکے سبب بالذات نافع نہیں ہوتا لیکن بالعرض اس کا نفع یہ ہے کہ قیاس سفسطی والا نہ اسپنے آپ غلطی کھاتا ہے نہ کوئی دوسرا اس کو غلطی میں ڈال سکتا ہے بلکہ وہ اس بات پر

قادر ہوتا ہے کہ دوسرے شخص کو دھوکا دے یا دوسرے کی عقل کو آزما دے - یا بپیرایہ عناد گفتگو کرے -

سوفسطائی - مشاغبی - صاحب سفسطہ اگر حکیم سے مقابل ہو تو سوفسطائی کہلائے گا اور اس کا قیاس سفسطہ ہوگا یعنے شبہ میں ڈالنے والی حکمت غیر حکیم سے مقابل ہو تو مشاغبی کہلائے گا اور اس کا قیاس مشاغبہ ہوگا -

سچ تو یہ ہے کہ بہر دو تقدیر اس قسم کا قیاس کرنے والا خود بھی غلطی میں ہے اور دوسرونکو بھی غلطی میں ڈالتا ہے اور اس کا عمل بھی مغالطہ ہے -

اقسام فساد قیاس سفسطی - قیاس سفسطی کے فساد کی تین قسمیں ہیں - بلحاظ مادہ - بلحاظ صورت - بلحاظ مادہ صورت :-

الف - بلحاظ مادہ فساد ہوگا اگر قضایائے کاذبہ مشابہ صادقہ سے اس کی ترکیب ہو -

ب - بلحاظ صورت فساد ہوگا اگر ترتیب قضایاء مسلّمہ کے مانند اس کے قضایا کی ترتیب ہو

ج - بلحاظ صورت و مادہ فساد ہوگا اگر دونوں صورتیں اس میں جمع ہو گئی ہوں -

فصل نوزدہم - غلطی کے اسباب میں

اسباب غلطی - اگرچہ قیاس میں غلطی واقع ہونے کے بہت سے اسباب ہیں مگر سب کا مآل دو ہی امر ہیں - صرف سوء فہم - قضایائے کاذبہ و صادقہ میں اشتباہ -

۱ - نافہمی - یعنے نفس کو وہم کی تاریکیوں میں مبتلا ہونے سے غلط فہمی ہوتی ہے حتیٰ کہ کثرت وہم کے سبب نفس جھوٹی باتوں کو سچی بلکہ ضروری یقین کر لیتا ہے جیسے اسبات کا یقین - جو چیز دکھائی نہیں دیتی اُس کے جسم بھی نہیں -

۲ - اشتباہِ قضایائے صادقہ و کاذبہ - قضایا میں مشترک الفاظ کا استعمال یا حقیقت و مجاز پر دلالت کرنے والے الفاظ کا استعمال بھی قضایائے کاذبہ میں صادقہ ہونیکا اشتباہ پیدا کرتا ہے - جس کا مفصل بیان ذیل میں آئے گا -

اسباب غلطی نزد بعض - بعض کے نزدیک قیاس میں غلطی واقع ہونے کا مآل یہی ایک امر عدم تمیز ہے - یعنے کسی چیز میں اور اُس کے مشابہ میں تمیز نکرنا -

اقسام عدم تمیز - عدم تمیز کی دو قسمیں ہیں - عدم تمیز بوجہ الفاظ - عدم تمیز بوجہ معانی -

تقسیم عدم تمیز بوجہ الفاظ - عدم تمیز بوجہ الفاظ کی دو قسمیں ہیں - بلا لحاظ ترکیب نحوی

بلحاظ ترکیب نحوی ۔

الف ۔ بلالحاظ ترکیب نحوی کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) نفس الفاظ سے غلطی کا تعلق ہو یعنے قیاس میں مختلف معانی پر دلالت کرنے والے الفاظ

مثلاً **مشترک** لفظ یعنے دو یا زیادہ معانی میں مستعمل ہونے والا لفظ ۔ یا حقیقی و مجازی معنی میں مستعمل ہونے والا لفظ یا استعارات وغیرہ کا استعمال کئے جانے سے غلطی واقع ہو جس کا نام اشتراک لفظی ہے ۔ لفظ مشترک کی غلطی جیسے اس قیاس میں جبکہ پانی کے چشمے کی طرف اشارہ کرکے کہا جائے یہ چشمہ (عین) ہے اور ہر (عین) چشمے سے عالم روشن ہوتا ہے ۔ نتیجہ ہوا اس چشمے سے بھی عالم روشن ہے ۔

لفظ حقیقت و مجاز کی غلطی جیسے زید شیر ہے اور ہر شیر کے لئے پنجہ ہوتا ہے ۔ نتیجہ ہوا زید کے لئے بھی پنجہ ہے ۔

بحیثیت تعلیل الفاظ سے غلطی کا تعلق ہو ۔ جیسے لفظ مختار ۔ اگر صیغہ اسم فاعل ہو تو اس کی اصل مُختِیَر بکسر یا ہے صیغہ اسم مفعول ہو تو اس کی اصل مُختَیَر بفتح یا ہے ۔ یا بحیثیت نقطہ و اعراب غلطی کا تعلق ہو ۔ بحیثیت نقطہ جیسے قفیز بر ۔ کے معنے گیہوں کا ایک پیمانہ فقیر بز ۔ کے معنی فقیر لباس درویشی ۔ اگر کسی قیاس میں یہ دونوں فقرے بغیر نقطوں کے لکھے جائیں تو ضرور معنی میں غلطی ہوگی ۔ بحیثیت اعراب غلطی ہو جیسے ۔ غلام حسن ۔ بلا اعراب پڑھا جاے تو کبھی اضافی ترکیب کا اور کبھی توصیفی کا مظنہ ہوگا ۔

ب ۔ بلحاظ ترکیب نحوی جو غلطی ہو اس کی چند صورتیں ہیں (۱) مرجع کے اختلاف سے غلطی ہو جیسے اس مثال میں مَا یَعْلَمُہُ الْحَکِیْمُ فَھُوَ یَعْلَمُ بِمَا یَعْلَمُہُ لفظ یَعْلَمُہُ کی ضمیر مستتر کا مرجع حکیم کو ٹھیرایا جائے تو معنی صحیح ہوں گے اور اگر (ما) موصولہ مرجع ٹھیرایا جائے تو معنی غلط ہوں گے (۲) مرکب کے حکم کو مفرد پر حمل کرنے سے غلطی ہو جیسے اس مثال میں ۔ نارنگی کھٹی بھی ہے میٹھی بھی ۔ یہ خوش نارنگی وغیرہ پر تسلیم صحیح ہوگا اور کسی دوسری چیز پر جو خوش نہو یہ حکم کہ وہ چیز کھٹی بھی ہے میٹھی بھی ۔ غلط ہوگا (۳) حکم انفصالی کو حکم اجتماعی پر قیاس کرنے سے غلطی ہو جیسے ۔ زید طبیب ہے اور ماہر ہے ۔ بحرف عطف صحیح ہے اور بحذف حرف عطف ۔ زید طبیب ماہر ہے ۔ خلاف مقصود ہونے سے غلط ہے ۔

تقسیم عدم تمیز بوجہ معانی ۔ عدم تمیز بوجہ معانی کی بھی دو قسمیں ہیں بسبب مادہ بسبب صورت ۔
بسبب مادہ غلطی ہوگی جبکہ قیاس کے معانی کی ترتیب میں اور قیاس میں اس طرح کا تباین
پڑگیا ہو کہ اگر معانی کی ترتیب ٹھیک کی جائے تو قیاس بگڑ جاتا ہو اور قیاس کی درستی کا
لحاظ کیا جائے تو معانی میں خلل پڑ جاتا ہو جیسے اس قیاس میں ۔انسان ناطق ہے
اس حیثیت سے کہ وہ ناطق ہے اور نہیں ہے کوئی ناطق بحیثیت ناطق کے
حیوان ۔نتیجہ ہوا ۔نہیں ہے کوئی انسان حیوان ۔اس قیاس میں ایک معنوی خرابی ہے
اور ایک قیاسی ۔معنوی خرابی ۔صغریٰ کے یہ الفاظ اس حیثیت سے کہ وہ ناطق ہے ۔
کیونکہ ناطق انسان کی ذات وحقیقت میں داخل ہے اور کسی چیز کی ذات کے لئے
اس کے ذاتیات کا ثبوت محتاج حیثیت وعلت نہیں ہوتا پس اگر قیاس کی اصلاح
کے لئے ان الفاظ کو گھٹا کر یوں کہا جائے ۔انسان ناطق ہے اور نہیں ہے کوئی
ناطق بحیثیت ناطق حیوان ۔تو صغریٰ درست ہو جاتا ہے مگر کبریٰ کا کذب لازم آتا ہے
اور قیاس کے حد اوسط کا اشتراک بھی قائم نہیں رہتا ۔بسبب صورت غلطی ہوگی اگر
ذیل کے اٹھارہ اقسام سے کوئی قسم غلطی کی باعث ہو ۔

قسم اول ۔قیاس کی سوء تالیف یعنے قیاس کو غیر نتیجہ آور ہیئت پر ترکیب دینے
سے جیسے یہ قیاس شکل ثانی ۔زمانہ محیط حوادث ہے اور فلک بھی محیط حوادث
ہے ۔نتیجہ ہوا زمانہ فلک ہے ۔شکل ثانی کے نتیجہ آور ہونے کے لئے ۔صغریٰ و
کبریٰ کا ایجاب وسلب میں مختلف ہونا جو شرط ہے یہاں نہیں پائی جانے سے
غلطی واقع ہوئی ۔

قسم دوم ۔مصادرہ علی المطلوب یعنے دعوے کو جزو دلیل بنانے سے جیسے
اس قیاس میں ۔زید انسان ہے اسلئے بشر ہے اور بشر انسان ہے زید انسان ہے نتیجے
دعوے میں جو لفظ انسان ذکر کیا گیا اسی انسان کو اس کی دلیل کا جز بنا لینا غلطی کا
باعث ہے ۔کیونکہ انسان و بشر مترادف ہیں ۔

قسم سوم ۔شئے بالعرض کو شئے بالذات کی جگہ میں فرض کرنے سے جیسے اس
قیاس میں کشتی میں بیٹھنے والا ٹھہرا رہتا ہے اور سیر ملنے والا ایک جگہ ثابت نہیں ۔نتیجہ ہوا
کشتی میں بیٹھنے والا ایک جگہ ثابت نہیں رہتا ۔نتیجہ غلط ہے کیونکہ صغریٰ کے عرضی

ملنے کو کبری کے ذاتی ملنے کی جگہ فرض کیا گیا ہے یہی غلطی کا باعث ہے۔
قسم چہارم۔ صغری و کبری میں حد اوسط کے پورے اجزا مکرر نہونے سے جیسے اس قیاس میں۔ اَلْاِنْسَانُ لَهٗ شَعْرٌ وَكُلُّ شَعْرٍ يَنْبُتُ نتیجہ ہوا۔ اَلْاِنْسَانُ يَنْبُتُ۔ صغری میں حد اوسط جو لفظ (لَهٗ شَعْرٌ) ہے وہ لفظ پورا۔ کبری کا موضوع نہیں بنایا گیا۔
قسم پنجم۔ صغری و کبری کے حد اوسط باہم مشابہ ہونے سے یعنی کہیں بالقوہ اور کہیں بالفعل مراد ہونے سے جیسے اس قیاس میں خاموش گویا ہوتا ہے اور گویا خاموش نہیں ہوتا۔ نتیجہ ہوا۔ خاموش خاموش نہیں ہوتا۔ نتیجہ غلط ہے کیونکہ پہلے (گویا) سے بالقوہ گویا مراد ہے اور دوسرے گویا سے بالفعل گویا۔
قسم ششم۔ کسی شک کے سبب ترکیب قیاس خلل پذیر ہوجانے سے یعنے قیاس میں کوئی ایسی مشکوک قید بڑھادی گئی ہو جس کا تعلق موضوع سے بھی ہوسکتا ہو اور محمول سے بھی۔ یہی شکی قید فساد نتیجہ کا باعث ہوگئی ہو جیسے اس قیاس میں۔ انسان تنہا ضاحک ہے اور ہر ضاحک حیوان ہے۔ نتیجہ ہوا۔ انسان تنہا حیوان ہے۔ یہ نتیجہ غلط ہے جبکہ لفظ تنہا کو موضوع کی یعنے انسان کی قید سمجھا جائے اور جبکہ لفظ تنہا محمول کی یعنے ضاحک کی قید سمجھکر۔ انسان وہ تنہا ضاحک ہے اور ہر تنہا ضاحک حیوان ہے۔ کیا جائے تو اس کا نتیجہ۔ انسان حیوان ہے۔ صحیح ہوگا۔
قسم ہفتم۔ کبری میں اکبر جمیع افراد اوسط پر محمول نہ کیئے جانے سے یعنے شکل اول میں کبری کا کلیہ ہونا جو شرط ہے نہ پائی جانے سے جیسے اس قیاس میں۔ ہر انسان حیوان ہے اور حیوان عام ہے یا جنس ہے یا بہت سے افراد پر جن کی مختلف حقیقتیں ہوں بولا جاتا ہے۔ نتیجہ ہوا۔ ہر انسان عام ہے یا جنس ہے یا بہت سے افراد پر جن کی حقیقتیں مختلف ہوں بولا جاتا ہے۔ یہ نتیجہ غلط ہے کیونکہ کبری کلیہ نہیں ہے بلکہ طبعیہ ہے۔ پس اکبر کا حکم اصغر کی طرف متعدی نہوگا اسلیئے کہ صغری میں ہر فرد انسان پر حیوان ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اور کبری میں عام یا جنس ہونے کا حکم افراد حیوان پر نہیں ہے بلکہ طبیعت حیوان پر ہے۔
قسم ہشتم۔ قضیہ میں رابطہ اور جہت کو حرف سلب سے مقدم و موخر کردینے سے جیسے زَيْدٌ لَيْسَ هُوَ بِقَائِمٍ۔ زَيْدٌ هُوَ لَيْسَ بِقَائِمٍ۔ پہلا قضیہ سالبہ ہے۔ دوسرا معدولہ۔ علی ہذا

بالضرورۃ اَنْ لَایَکُوْنَ اور لَیْسَ بالضرورۃ اَنْ یَکُوْنَ۔ میں اور۔ لَایَلْزَم اَنْ یَکُوْنَ اور یَلْزَم اَنْ لَایَکُوْنَ۔ میں۔

قسم نہم۔ تکثر سلوب یعنے بکثرت سلبوں کو جمع کر دینے سے پس اگر ان سلبوں کا سلسلہ جفت پر ختم ہو تو اثبات ہوگا۔ طاق پر ختم ہو تو نفی۔ جفت۔ جیسے سلب کے سلب کے سلب کے سلب کا سلب۔ اثبات ہے۔ طاق جیسے سلب کے سلب کا سلب۔ نفی ہے۔

قسم دہم۔ ذہنی اعتبارات اور عقلی محتملات کو خارجی سمجھنے سے جیسے انسان کہ وہ ذہناً کلّی ہے۔ اس کو خارج میں بھی کلّی سمجھا جائے جو بالکل نامناسب ہے۔ اسلئے کہ اشیاء کی کلیت ذہنی چیز ہے نہ خارجی۔ علیٰ ہذا ایک بڑی بھاری غلطی یہ کہنا ہے۔ ممتنع موجود ہے خارج میں اسلئے کہ اگر کوئی چیز خارج میں ممتنع ہوتی ہے تو اس کا امتناع بھی خارج میں ہوتا ہے پس شئے ممتنع خارج میں موجود ہوئی جس سے لازم آیا کہ شئے ممتنع کا وجود خارج میں ہو حالانکہ ممتنع کا وجود قطعاً محال و باطل ہے جس کی اصلاح اس طرح کی جاتی ہے کہ امتناع ایک اعتبار ذہنی کا نام ہے اس کے ساتھ کسی چیز کے موصوف ہونے سے اس امتناع کا وجود خارج میں لازم نہیں آتا تاکہ اس کے ساتھ جو چیز متصف ہو اسکا وجود بھی خارج میں لازم آئے۔

قسم یازدہم۔ کسی چیز کی مثال و تصویر کو اسی چیز کی جگہ میں فرض کرنے سے جیسے آگ کی تصویر کی نسبت کہا جائے۔ یہ آگ ہے اور ہر آگ جلانے والی ہے۔ نتیجہ ہوا یہ بھی جلانے والی ہے۔ یہ نتیجہ غلط ہے۔

اشتباہ منکرین وجود ذہنی۔ جو لوگ وجود ذہنی کے منکر ہیں وہ مثال قسم یازدہم کے اشتباہ کو اپنی حجت میں پیش کر کے کہتے ہیں کہ اگر نفس اشیاء کا وجود ذہن میں ہوتا تو آگ کے تصور سے ذہن کا جلجانا اور پہاڑ کے تصور سے ذہن کا پھٹ جانا اور سیاہ و سپید کے تصور سے ذہن کا سیاہ و سپید ہو جانا لازم آتا۔

جواب اشتباہ۔ اس اشتباہ کا جواب یہ ہے کہ یہ غلطی وجود ذاتی و خارجی کے عوارض کو وجود ظلّی و ذہنی کے عوارض کی جگہ فرض کرنے سے واقع ہوئی ہے یعنے جلا دینا۔ پھاڑنا وغیرہ آگ اور پہاڑ کے ان عوارض میں سے ہے کہ جب آگ بوجود اصلی و خارجی

پائی جائے تو وہ عوارض پائے جاتے ہیں اور جب آگ بوجود ظلی وذہنی پائی جائے تو نہیں پائے جاتے۔

قسم دوازدہم۔ جزو علت کو علت کی جگہ فرض کرنے سے جیسے کسی بڑے پتھر کو ستر آدمی ستر فرسخ تک اٹھا لیجاتے دیکھکر اس بات کا وہم کرنا کہ ان ستر شخصوں میں کا ہر شخص اس پتھر کو ایک فرسخ تک اُٹھا لیجائے گا۔

قسم سیزدہم۔ بوقت اختلاف ماہیت نوعیہ اولویت کے طریقے کو جاری کرنے سے جیسے اس مثال کی غلطی۔ انسان فیضان نفس ناطقہ کے لئے چڑیا سے اولی نہیں ہے بعد ازانکہ ہر دو حیوانیت میں شریک ہیں۔

قسم چہاردہم۔ حیثیت کو ملحوظ خاطر نہ رکھنے سے جیسے اس مثال میں۔ ہر ابیض داخل ہے اس کی حقیقت میں بیاض اور زید ابیض ہے تو لازم آیا کہ بیاض اس کی حقیقت میں داخل ہے۔ یہاں بیاض کو حقیقت ابیض میں من حیث ہُوَ ابیض داخل نہ جاننے سے بلکہ من حیث ہو حیوان و انسان داخل جاننے سے غلطی ہوئی اگر من حیث ہو ابیض داخل جانا جائے تو غلطی نہ ہوگی۔

قسم پانزدہم۔ ایک امر کی خاص مماثلت کو دوسرے امر کی خاص مماثلت پر قیاس کرنے سے جیسے اس کلیہ قاعدہ کی بنا پر شے اول کے مماثل کا مماثل شے اول کا مماثل ہوتا ہے اس قیاس کا غلط ہونا۔ انسان مماثل درخت خرما ہے اور درخت خرما غیر ذی روح ہونے میں مماثل حجر ہے پس لازم کہ زید غیر ذی روح جماد ہے۔ غلط اسلئے ہے کہ انسان کا درخت خرما کے مماثل ہونا طول میں مراد ہے اور درخت خرما مماثل حجر ہونا غیر ذی روح ہونے میں مراد ہے۔ ان ہر دو مماثلتوں میں بڑا فرق ہے۔

قسم شانزدہم۔ اس عدم کو جو ملکہ کے مقابل ہے ضد اور نقیض کی جگہ فرض کرنے سے جیسے سکون کہ وہ اس شے کی عدم حرکت کا نام ہے جس کی شان سے حرکت کرنا ہو علی ہذا عمی۔ اس شے کی عدم بصر کا نام ہے جس کی شان سے بصیر ہونا ہو۔ پس اس لحاظ کو قطع نظر کرکے کہا جائے۔ مجردات ساکن ہیں اور دیوار اعمی ہے تو صریح غلط ہوگا اسلئے کہ مجردات کی شان سے حرکت کرنا نہیں ہے تاکہ ان کو ساکن کہا جاوے۔ اسی طرح دیوار کی شان سے بصیر ہونا نہیں ہے تاکہ اس کو اعمی کہا جاوے۔

قسم ہفدہم - ایک مشہور مغالطہ اور اس کا جواب۔

مغالطہ - کسی امر مجہول کا حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اسلئے کہ امر مجہول کو حاصل کرنے کے بعد کس طرح ہمکو معلوم ہوگا کہ یہی مجہول ہمارا مطلوب ہے کہ اگر معلوم نہ ہوا تو بعد حصول مجہول بھی جہالت باقی رہی اور جہالت باقی رہنے کے سبب مجہول کی تحصیل ممتنع ہوگی اسلئے کہ وہ ایسا مجہول ہے کہ وجود میں آنے کے بعد بھی اس کی معرفت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر مجہول کو حاصل کرنے کے پہلے اس کا علم تھا تو بوجہ تحصیل حاصل جب بھی تحصیل ممتنع ہوگی۔

جواب - امر مطلوب من وجہ مجہول اور من وجہ معلوم ہے پس مطلوب مجہول کو حاصل کرنے کے بعد وجہ معلوم و مخصص کے ذریعہ سے اس بات کا علم ہوگا کہ یہی ہمارا مطلوب ہے مثلاً وہ بھاگا ہوا غلام کہ جس کی ذات کا تمکو علم تھا مگر اس کا مکان مجہول تھا کہ کہاں بھاگ کر چھپا ہے جبکہ وہ تمکو مل جائے تو تم اس کی ذات اور صورت سے پہچان لوگے کہ یہی ہمارا غلام ہے۔

قسم ہژدہم - ایک بڑا بھاری مغالطہ جس کو اغلوطہ کہا جاتا ہے۔ اور اس کا جواب

اغلوطہ - یہ قیاس شرطی - بالفرض اگر کوئی قضیہ صادق ہوگا تو زید قائم بھی صادق ہوگا اور جب کبھی زید قائم صادق ہوگا - تو اس کی نقیض زید لیس بقائم صادق ہوگی - نتیجہ ہوا - کہ جب کبھی کوئی قضیہ صادق ہوگا تو زید لیس بقائم صادق ہوگا۔ حالانکہ منجملہ قضایا یہ نتیجہ بھی ایک قضیہ ہے جسکو صادق مانا جا رہا ہے۔

جواب اس قیاس کا یہ کبریٰ جب کبھی زید قائم صادق ہوگا تو اس کی نقیض زید لیس بقائم صادق ہوگی - اس کبریٰ کے تقادیر اگر واقعی ہیں اور فرضی نہیں ہیں تو ہم اس کو تسلیم کرلیں گے مگر اصغر اکبر میں داخل نہوگا - اس لئے کہ صغریٰ میں تقادیر فرضیہ غیر واقعیہ پر حکم ہو رہا ہے جو کسی طرح واقعیہ نہیں ہو سکتے یعنے کسی قضیہ کا صادق نہونا قطعاً ممتنع و محال ہے دیکھو یہ قضایا - واجب تعالیٰ موجود ہے۔ سمیع ہے۔ بصیر ہے واجب الصدق ہیں پس صغریٰ و کبریٰ کا باہمی اتحاد نہ رہا اور اگر کبریٰ کے تقادیر عام ہیں یعنی واقعیہ و غیر واقعیہ ہر دو کو شامل ہیں تو اگرچہ اس عموم کی وجہ سے اصغر اکبر میں داخل ہوگا مگر کبریٰ کلیہ نہ رہے گا - کیونکہ کبریٰ کا یہ حکم جب کبھی زید قائم - صادق ہوگا تو اس کا نقیض زید قائم نہیں ہے صادق ہوگا محض تقادیر واقعیہ پر ہے نہ فرضیہ پر اسلئے کہ کسی شئے کا کذب اس کے نقیض کے

صدق کا مستلزم باعتبار واقع ہوتا ہے تاکہ ارتفاع نقیضین نہ ہو اور باعتبار فرض محال تو نقیضین کا ارتفاع بھی جائز ہے اور اجتماع بھی جائز کیونکہ ہو سکتا ہے ایک محال دوسرے محال کا مستلزم ہو ۔ الغرض جب کبریٰ کی کلیت باقی نہ رہی تو شکل اول کے انتاج کی شرط ہی فوت ہو گئی اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ ۔

قسم نوزدہم ۔ مغالطہ عامۃ الورود جس کے ذریعہ سے ہر مطلوب صادق و کاذب کو ثابت کیا جاسکتا ہے اور اس کا جواب ۔

تقریر مغالطہ ۔ مدعیٰ ثابت ہے اسلئے کہ اگر مدعیٰ ثابت نہ ہو تو اس کا نقیض ثابت ہوگا اور جب بھی نقیض ثابت ہو تو کوئی شئے اشیاء سے ثابت ہوگی ۔ نتیجہ ہوا ۔ اگر مدعی ثابت نہ ہو تو کوئی شئے اشیاء سے ثابت ہوگی اسکا العکس نقیض یہ عکس ہوگا اگر کوئی شئے اشیاء سے ثابت نہ ہو تو مدعیٰ ثابت ہوگا ۔ حالانکہ مدعیٰ بھی تو شئے ہے ۔ یہ خلاف مفروض نقیض مدعی کے ثابت ماننے سے لازم آئے گا ۔ اس لئے مدعی ہی ثابت رہے گا ۔

تقریر جوابات ۔ مغالطہ مذکور کے تین جواب ہیں (۱) ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اس نتیجہ شرطیہ کا کہ اگر مدعی ثابت نہ ہو تو کوئی شئے اشیاء سے ثابت ہوگی ۔ یہ عکس نقیض ہوگا کہ اگر کوئی شئے اشیاء سے ثابت نہ ہو تو مدعیٰ ثابت ہوگا ۔ کیونکہ اصل قضیہ میں اور اس کے عکس میں اتحاد ہونا چاہیئے اور یہاں اختلاف ہے اصل قضیہ میں جو شئے مراد لی گئی ہے وہ خاص ہے اور عکس میں جو شئے مراد لی گئی ہے وہ عام ہے بلکہ اس کا عکس نقیض مخصوص یہ قضیہ ہے جب کبھی وہ شئے ثابت نہ ہو تو مدعیٰ ثابت ہوگا ۔ جس میں شئے خاص مراد لی گئی ہے

(۲) اس نتیجہ شرطیہ کا یہ قضیہ ہے اگر کوئی اشیاء سے شئے ضمن نقیض مدعی میں ثابت نہ ہو تو مدعیٰ ثابت ہوگا جس میں خاص شئے مراد لی گئی ہے ۔

(۳) قضیۂ عکسیہ کا یہ مقدم کہ اگر کوئی شئے اشیاء سے ثابت نہ ہو ۔ محال ہے ۔ اسلئے کہ شئے واجب تعالیٰ کو شامل ہے جس کا عدم محال ہے پس ممکن ہے کہ محال کو تسلیم کرنا اس کے نقیض کے تسلیم کو مستلزم ہو یعنی جبکہ تم نے مقدم محال کو تسلیم کر لیا ہے تو اس کا نقیض جو یہ تالی ہے ۔ تو مدعیٰ ثابت ہوگا ۔ اس کو بھی تسلیم کرو پس خلاف مفروض نہ ہوگا ۔

تنبیہ ۔ بحث مغالطات کے طول دینے سے غرض محض طالبین کا افادہ ہے کیونکہ مبتدی

منطق کے رسالے فی زماننا لکھے جاتے ہیں ان میں اس کارآمد بحث کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے جو ایک نہایت ضروری چیز ہے۔

فصل بستم۔ بیان تتبع قیاس بمقدمہ مرجوع و اختتام مباحث تصورات و تصدیقات و خاتمہ بیان موضوع و مبادی مسائل۔ روس ثمانیہ۔

تتبع قیاس بمقدمہ مرجوع۔ قیاس کے دونوں مقدموں سے ایک مقدمہ راجح اور دوسرا مرجوع ہو تو قیاس تابع مرجوح ہو کر مرجوح کہلائے گا مثلاً کسی قیاس کا ایک مقدمہ برہانی ہو اور دوسرا غیر برہانی یعنے جدلی یا خطابی یا شعری وغیرہ تو وہ قیاس غیر برہانی ہوگا اسی طرح جدلی وغیرہ کا حال ہے۔

اختتام۔ جملہ مباحث تصوریہ و تصدیقیہ کا بیان ختم ہو چکا۔ اب حسب ذیل خاتمہ میں ذکر موضوع منطق۔ مبادی مسائل روس ثمانیہ منطق پر کتاب ختم ہوگی۔

خاتمہ۔ موضوع علم۔ مبادی۔ مسائل۔ روس ثمانیہ علم منطق میں۔

الف۔ ہر علم میں تین امور کا ذکر ہوا کرتا ہے۔ موضوع علم مبادی مسائل منطق میں۔

۱۔ موضوع علم۔ جس چیز کے عوارض ذاتی سے کسی علم میں بحث ہوا کرتی ہو وہ چیز اس علم کا موضوع کہلاتی ہے جیسے علم طب کا موضوع بدن انسان۔ علم نحو کا موضوع کلمہ و کلام۔ علم ہندسہ کا موضوع مقدار متصل۔ علم منطق کا موضوع معلوم تصوری و تصدیقی علم طبعی کا موضوع جسم مطلق۔

تنبیہ۔ ہر علم میں صرف موضوع کے عوارض و لواحق ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے وجود موضوع اور ماہیت موضوع سے بحث نہیں کی جاتی یہی وجہ ہے کہ طبیب بدن انسان کی صحت و مرض سے بحث کیا کرتا ہے نہ بدن کے موجود ہونے۔ یا جسم نامی ہونے۔ یا حیوان ناطق ہونے سے علی ہذا نحوی کلمہ و کلام کے اعراب و بنا سے بحث کیا کرتے ہیں نہ ان کی ماہیت و حقیقت سے اسی بنا پر فلسفیوں پر اعتراض عائد ہوتا ہے ان کو چاہئے کہ علم طبعی میں صرف اس علم کے موضوع سے جو جسم مطلق ہے بحث کیا کریں اور اجزائے جسم مطلق کے جو ہیولی و صورت ہیں بحث نہ کیا کریں اس کے معذرت میں ان مباحث کو ضمنی اور استطرادی ٹھیرائے بغیر فلسفیوں کا کوئی جواب نہیں۔

۲۔ مبادی علم۔ وہ امور جن پر اس علم کے مسائل موقوف ہوا کرتے ہوں مبادی علم کہلاتے ہیں

خواہ مسائل تصوریہ ہوں یعنی موضوع علم اجزاء موضوع علم جزئیات موضوع علم کی تعریفات اعراض کے ذاتی اغراض۔ خواہ مسائل تصدیقیہ ہوں یعنی قیاسات کے مقدمے جنکی دو قسمیں ہیں (۱) علوم متعارفہ اگر بدیہیہ قیاسات ہوں (۲) مسلّمہ غیر بدیہیہ نظریہ ہوں یہ مسلّمہ بھی دو قسم پر ہیں۔ (۱) اصول موضوعہ ہونگے اگر ایسے شخص سے ان کا حصول ہوا ہو جس سے حسن ظن وابستہ ہو (۲) مصادرہ ہوں گے اگر ان کا حصول انکار کے ساتھ ہو۔

۳۔ مسائل علم۔ جن امور پر علم شامل ہو اور علم میں دلیل سے انکا اثبات مقصود ہو مسائل علم کہلاتے ہیں۔

ب۔ رؤس ثمانیہ۔ وہ آٹھ امور جن کو علماء متقدمین کتاب کے آغاز میں ذکر کیا کرتے ہیں تا متعلم کو معلوم ہو جائے کہ کتاب کل امور پر شامل ہے یا بعض پر۔ رؤس ثمانیہ کہلاتے ہیں یعنی غرض منفعت۔ وجہ تسمیہ۔ ذکر مؤلف۔ مرتبہ علم۔ جنسیت علم۔ قسمت۔ انحاء تعلیم۔

(۱) غرض یعنی علت غائی تا کتاب کا پڑھنا بیکار و عبث نہو ۵۔ مرتبہ علم تا دوسرے علوم سے اسکا تقدم و تاخر معلوم

منفعت تا حصول منفعت کے شوق میں کتاب پڑھنے کی ہو جائے۔

مشقت آسان ہو۔ ۶۔ جنسیت علم یعنی کس جنس کے علوم سے اسکو تعلق ہے

۳۔ وجہ تسمیہ۔ یعنی عنوان علم تا ابتداء ہی تفصیلی مقاصد علوم نقلیہ ہے یا عقلیہ سے معلوم ہو جائے۔

اجمالاً سمجھ لئے جائیں۔ ۷۔ قسمت یعنی ابواب میں علم و کتاب کی تقسیم۔

۴۔ ذکر مؤلف تا متعلم کا قلب مؤلف کے ۸۔ انحاء تعلیم یعنی تقسیم۔ تحلیل۔ تحدید

علو مرتبت سے تسکین پائے۔ برہان۔

(۱) تقسیم یعنی صغریٰ و کبریٰ سے قیاس کی ترکیب (۲) تحلیل یعنی تقسیم مذکورہ بالا کا عکس۔

(۳) تحدید یعنی تعریفات اشیاء کے بیان کا طریقہ (۴) برہان۔ یقین و عمل سے واقف ہونے کا طریقہ

خاتمہ۔ پر مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی استدعا۔ میں محمد فضل امام خیرآبادی کہتا ہوں کہ ہمارے اس رسالے کا یہ آخری بیان ہے جسکو متقدمین و متاخرین کی کتابوں سے جمع کرنیکا میں نے ارادہ کیا تھا۔ اس تالیف کی غرض محض مبتدیوں کی تعلیم اور طالبین پر امر منطق کی تسہیل ہے۔ پس اے شوقین طالبو! اس میرے بنظر سرسری لکھے ہوئے رسالے سے تھوڑا سا نفع بھی ہو تو حسن خاتمہ اور نجات نار دوزخ کی دعا سے مجھے فراموش نکرنا و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد خاتم النبیین اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً والحمد للہ رب العالمین۔

تمت

تصحیح اغلاط مرقات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۱	چھ	چھے
״	۲۱	موضوع لہ	موضوع لہ پر
۱۰	۵	تو مولود	نو مولود
۱۰	۲۱	دوسرے سے کے	دوسری سے کے
۱۰	۲۲	دوسرا	دوسری
״	״	نہ آتا ہو	نہ آتی ہو
״	۲۶	نہ آتا ہو	نہ آتی ہو
۱۱	۳	دوسرے سے کے	دوسری سے کے
״	״	صادق آتا ہو۔	صادق آتی ہو۔
۱۱	۱۴	کہا جاتا ہو۔	کہی جاتی ہو۔
״	۱۹	جو کلی کہا جاتا ہو۔	جو کلی کہی جاتی ہو۔
۲۲	۲۵	ابوۃ بنوۃ	ابوۃ۔ بنوۃ۔
۲۳	۲۱	شخصیہ محصورہ یعنی کلیہ جزئیہ۔	شخصیہ۱ محصورہ۲ یعنی کلیہ جزئیہ مہملہ۳۔
۳۵	۱۷	بوجہ قدم۔	بوجہ عدم۔
۴۳	۱۶	۱۔ نافہمی۔	۱۔ سوء فہمی۔
۴۳	۲۳	عدم تمیز	عدم تمیز
۴۴	۱۸	بما یعلہ۔	بما یعلمہ۔
״	۲	والے الفاظ	والے الفاظ ہوں
۵۴	۲۴	ایک جگہ ثابت نہین	ایک جگہ ثابت نہیں رہتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۳	بمقدمہ مرجوع	بمقدمہ مرجوح
"	۵	"	"
"	۶	دوسرا مرجوع	دوسرا مرجوح
"	۲۳	صورت مین	صورت میں
۵۲	۶	انکار اثبات	انکا اثبات
"	۷	دو آٹھ امور	وہ آٹھ امور
"	۱۱	حصول مفعت	حصول منفعت
"	۱۲	پڑھنے کی مشقت	پڑھنے کی صرف مشقت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔